Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

شمارہ 41

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

21 محرم 1439 ہجری قمری • 12 اخاء 1396 ہجری شمسی • 12 اکتوبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 اکتوبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دُنیا میں ایک شور ڈالا گیا، قتل کے فتوے دیئے گئے، حُکّام کو اُکسایا گیا عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا، غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور اُن کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۷۷۔ ستترھواں نشان۔ بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب میں نے دُعا کی تو الہام ہوا **بَرّق طفلی بشیر** یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفا یاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہوگا۔

۷۸۔ اٹھترواں نشان۔ جب چھوٹی مسجد میں نے تعمیر کی جو ہمارے گھر کے ساتھ ایک کوچہ پر ہے تب مجھے خیال آیا کہ اس کی کوئی تاریخ چاہئے تب خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا **مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّ کُلُّ اَمۡرٍ مُّبَارَکٍ یُّجۡعَلُ فِیۡہِ** یہ ایک پیشگوئی تھی اور اسی سے مادہ تاریخ بنائے مسجد نکلتا ہے۔

۷۹۔ اُناسی واں نشان۔ براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت یہ پیشگوئی ہے **کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ** یعنی پہلے ایک بیج ہوگا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا پھر موٹا ہوگا پھر اپنی ساقوں پر قائم ہوگا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو اِس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اُس کے نشوونما کے بارہ میں آج سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی ایسے وقت میں کہ نہ اُس وقت جماعت تھی اور نہ کسی کو مجھ سے تعلق بیعت تھا بلکہ کوئی اُن میں سے میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے یہ جماعت پیدا کر دی جو اَب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ مَیں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھا جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا۔ پھر میں ایک مدت تک مخفی رہا۔ پھر میرا ظہور ہوا اور بہت سی شاخوں نے میرے ساتھ تعلق پکڑا۔ سو یہ پیشگوئی محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پوری ہوئی۔

۸۰۔ اسّی واں نشان۔ براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے۔ **یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ**۔ یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نور خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا پھر بعد اس کے حسب بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظّمہ سے اہل مکہ کے پاس خلاف واقعہ باتیں بیان کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا قتل کے فتوے دیئے گئے حُکّام کو اُکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور اُن کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں، ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے اُن کو نامراد رکھا؟ اُسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے۔

۸۱۔ اکاسی واں نشان۔ براہین احمدیہ میں ایک یہ بھی پیشگوئی ہے **یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ وَلَوۡ لَمۡ یَعۡصِمُکَ النَّاسُ**۔ یعنی خدا تجھے آپ تمام آفات سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تو آفات سے بچ جائے۔ یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں ایک زاویۂ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور کوئی مجھ سے نہ تعلق بیعت رکھتا تھا نہ عداوت۔ بعد اس کے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ مَیں نے کیا تو سب مولوی اور اُن کے ہم جنس آگ کی طرح ہو گئے۔ اُن دنوں میں میرے پر ایک پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نام نے خون کا مقدمہ کیا۔ اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہو گیا کہ پنجاب کے مولوی میرے خون کے پیاسے ہیں اور مجھے ایک عیسائی سے بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور گالیاں نکالتا ہے بدتر سمجھتے ہیں، کیونکہ بعض مولویوں نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہو کر اس پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں اور بعض اس دعا میں لگے رہے کہ پادری لوگ فتح پاویں۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ وہ مسجدوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ اَے خدا اس پادری کی مدد کر اُس کو فتح دے مگر خدائے علیم نے اُن کی ایک نہ سنی۔ نہ گواہی دینے والے اپنی گواہی میں کامیاب ہوئے اور نہ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہ علماء ہیں دین کے حامی اور یہ قوم ہے جس کے لئے لوگ قوم قوم پکارتے ہیں۔ ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کے لئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا اور ایک دشمن خدا اور رسول کی مدد کی۔ اور اس جگہ طبعاً دلوں میں گزرتا ہے کہ جب یہ قوم کے تمام مولوی اور اُن کے پیرو میرے جانی دشمن ہو گئے تھے پھر کس نے مجھے اُس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا حالانکہ آٹھ، نو گواہ میرے مجرم بنانے کے لئے گذر چکے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُسی نے بچایا جس نے پچیس برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائے گی اور کوشش کرے گی کہ تو ہلاک ہو جائے مگر میں تجھے بچاؤں گا جیسا کہ اُس نے پہلے سے فرمایا تھا جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس برس پہلے درج ہے اور وہ یہ ہے **فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا وَکَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًا** یعنی خدا نے اُس الزام سے اُس کو بری کیا جو اُس پر لگایا گیا تھا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 240 تا 243)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی

ایک عظیم الشان پیشگوئی جو پوری ہوئی

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ماہ اکتوبر نومبر میں کینیڈا کا سفر اختیار فرمایا۔ حضور انور 3/اکتوبر 2016 کو لندن سے روانہ ہوئے اور 14 نومبر 2016 کو واپس لندن پہنچے۔ یہ سفر کئی لحاظ سے انتہائی بابرکت اور تاریخ ساز سفر تھا۔ اس سفر میں حضور انور کا کینیڈین پارلیمنٹ ''پارلیمنٹ ہِل'' میں شاندار اور پُرتپاک استقبال کیا گیا جہاں آپ نے تاریخ ساز خطاب فرمایا۔ اس عظیم الشان، بابرکت سفر کی مکمل روئیداد اخبار بدر 10 نومبر 2016 سے لیکر 27/اپریل 2017 کے شماروں میں شائع ہوئی ہے۔

17/اکتوبر کی رپورٹ پڑھنے پر معلوم ہوا کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2012 میں جب کینیڈا کا سفر اختیار فرمایا تھا تب آپ نے جسٹن ٹروڈو سے ملاقات میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آپ ایک دن وزیر اعظم بنیں گے۔ اور سال 2016 میں جب حضور انور نے کینیڈا کا سفر اختیار فرمایا تو حضور انور کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی تھی اور جسٹن ٹروڈو نے وزیر اعظم کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔

اس خبر کے پڑھنے سے ہمیں بے حد خوشی ہوئی تھی اور آج بھی اس کی خوشی اُسی طرح دل میں برقرار ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ اسلام احمدیت کے حق میں ایک عظیم الشان معجزہ اور نشان ہے۔ حضور انور نے یہ پیشگوئی اُس وقت کی تھی جبکہ جسٹن ٹروڈو ابھی اپنی پارٹی کے لیڈر بھی نہیں تھے اور ان کی پارٹی ''لبرل پارٹی'' پارلیمنٹ میں تیسرے نمبر پر تھی۔ ایسے وقت میں اور ایسی حالت میں کسی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ آئندہ ملک کے وزیر اعظم بن جائیں گے، بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی بن جاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے یہ بات اتنی ایمان افروز ہے کہ اس کی جتنی بھی چرچا کی جائے اور اس کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام احمدیت کے حق میں زندہ معجزات ونشانات دکھاتا رہا اور اب اُن کے خلفاء کے ذریعہ سے دکھا رہا ہے۔ یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی نشانی ہے کہ اس کا پودا کبھی خشک نہیں ہوا۔ ہر زمانہ میں اس نے تازہ بتازہ پھل دیئے ہیں اور انشاء اللہ دیتا رہے گا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''مذہب مذہب پکارنے میں ہر ایک کی بلند آواز ہے۔ لیکن کبھی ممکن نہیں کہ فی الحقیقت پاک زندگی اور پاک دلی اور خدا ترسی میسّر آسکے جب تک کہ انسان مذہب کے آئینہ میں کوئی فوق العادت نظارہ مشاہدہ نہ کرے۔ نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی جب تک ایک نیا یقین پیدا نہ ہو اور کبھی نیا یقین پیدا نہیں ہوسکتا جب تک موسیٰ اور مسیح اور ابراہیم اور یعقوب اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نئے معجزات نہ دکھائے جائیں۔ نئی زندگی اُنہی کو ملتی ہے جن کا خدا نیا ہو، یقین نیا ہو، نشان نئے ہوں اور دوسرے تمام لوگ قصّوں کہانیوں کے جال میں گرفتار ہیں۔ دل غافل ہیں اور زبانوں پر خدا کا نام ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین کے شور وغوغا تمام قصّے اور کہانیاں ہیں اور ہر ایک شخص جو اِس وقت کئی سو برس کے بعد اپنے کسی پیغمبر یا اَوتار کے ہزارہا معجزات سناتا ہے وہ خود اپنے دِل میں جانتا ہے کہ وہ ایک قصّہ بیان کر رہا ہے جس کو نہ اُس نے اور نہ اُس کے باپ نے دیکھا ہے اور نہ اُس کے دادے کو اس کی خبر ہے۔ وہ خود نہیں سمجھ سکتا کہ کہاں تک اس کا یہ بیان صحیح اور درست ہے کیونکہ یہ دُنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ ایک تنکے کا پہاڑ بنا دیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تمام قصے جو معجزات کے رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں ان کا پیش کرنے والا خواہ کوئی مسلمان ہو یا عیسائی ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا جانتا ہے یا کوئی ہندو ہو جو اپنے اوتاروں کے کرشمے کتابیں اور پُستک کھول کر سناتا ہے یہ سب کچھ ہیچ اور لاشئے ہیں اور ایک کوڑی ان کی قیمت نہیں ہوسکتی جب تک کہ کوئی زندہ نمونہ اُن کے ساتھ نہ ہو۔ اور سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ ہے۔ کیا کوئی دِل اور کوئی کانشنس اِس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ ایک مذہب تو سچا ہے مگر اس کی سچائی کی چمکیں اور سچائی کے نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں اور اُن ہدایتوں کے بھیجنے والے کے مُنہ پر ہمیشہ کے لئے مہر لگ گئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وہ ایسا خیال ہرگز نہیں کرے گا۔ اِس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اُس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اُس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔''

(تریاق القلوب، رُوحانی خزائن جلد 15 صفحہ 497)

17/اکتوبر کے دن وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ یہ وہی دن ہے جس دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈین پارلیمنٹ میں بہت ہی پُرجوش استقبال کیا گیا اور اسی روز حضور انور نے پارلیمنٹ میں تاریخی خطاب فرمایا۔ اس ملاقات میں حضور انور اور جسٹن ٹروڈو کے مابین جو گفتگو ہوئی اس کا کچھ حصہ قارئین کے ازدیادِ ایمان کیلئے پیش ہے۔

وزیراعظم: حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے، میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں آج خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں ویلکم کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کی کمیونٹی ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کا کینیڈا کا یہ سب سے لمبا دورہ ہے اور ٹورانٹو کے بعد سسکاٹون اور کیلگری بھی جا رہے ہیں۔ ہمیں آپ کی کمیونٹی پر فخر ہے کہ آپ لوگ کینیڈا کی ترقی میں حصہ لے رہے ہیں۔ حضور انور کی لیڈر شپ پر خوش ہیں اور بہت احترام کرتے ہیں۔

حضور انور: میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کھلے دل کے ساتھ آپ نے ویلکم کیا ہے۔ آپ کے پرائم منسٹر منتخب ہونے پر مجھے موقع نہیں ملا کہ آپ کو براہ راست ذاتی طور پر مبارک باد دُوں۔ اب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، اب مجھے موقع مل رہا ہے۔ مَیں نے خط کے ذریعہ مبارک باد بھجوائی تھی۔

وزیراعظم: شکریہ۔

حضور انور: میں نے پارلیمنٹ کا سیشن دیکھا ہے۔ بہت اچھا تھا۔ میں محظوظ ہوا ہوں۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ بڑے پُرسکون تھے۔

وزیراعظم: شروع میں مجھے کچھ سوالوں کا جواب دینا پڑتا تھا۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ calm رہوں اور دوسروں کا احترام کروں۔

حضور انور: آپ نے پارلیمنٹ میں ایسی باتوں پر اور مسائل پر بحث کی ہے جو آج کل ہر جگہ ایشو بنے ہوئے ہیں۔ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے حوالہ سے بات کی ہے۔

وزیراعظم: احمدیہ کمیونٹی کینیڈا میں اعلیٰ اقدار کے قیام کے لئے بہت اچھا کام کر رہی ہے جس پر ہمیں فخر ہوتا ہے۔ جماعت نے یہاں سِیرین رِفیوجیز کو بھی سنبھالا ہے۔ رِفیوجیز کے معاملہ میں بھی آپ کا بڑا اثبت کردار ہے۔ ایک اور مثال یہ ہے کہ آپ ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ آپ ملک کے وفادار لوگ ہیں۔ احمدیہ جماعت وہ کمیونٹی ہے جو دُنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

حضور انور: مَیں خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے احمدی رفیوجیز کو قبول کیا ہے۔ سیریا سے آنے والی فیمیلیز اور لاہور کے شہداء کی فیملیز کو قبول کیا ہے۔ **جب مَیں 2012 میں پہلی دفعہ آپ سے ملا تھا اُس وقت مَیں نے آپ کے لئے دعا کی تھی اور کہا تھا کہ آپ ایک دن وزیر اعظم بنیں گے پتہ نہیں آپ کو یاد ہے یا نہیں۔**

وزیراعظم: مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

حضور انور: مجھے اُس وقت یہ بھی پتہ تھا کہ آپ اُن لوگوں میں شامل ہیں جو انسانی حقوق کی قدر کرتے ہیں۔

وزیراعظم: شکریہ! مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ہر پارٹی احمدیہ جماعت کو سپورٹ کرتی ہے۔ احمدیوں کے اصول اور اقدار کی ہم تعریف کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے قائم کردہ امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی وہ برحق جماعت ہے جسکے خلیفہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور چمکتے ہوئے نشان دکھا رہا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اس نیک اور پاک جماعت کی طرف رہنمائی کرے اور اسلام احمدیت کے غلبہ کو قریب سے قریب تر کر دے۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

- ایک چیز جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ ہے عبادات، صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا، یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔ (خطبہ جمعہ 24 فروری 2017)
- جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے، اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نَو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے، والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور انکی تربیت کریں، ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔ (خطبہ جمعہ 10 مارچ 2017)

خطبہ جمعہ

دنیا میں مجلسوں کی بہت سی قسمیں ہیں یا مختلف مجالس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض مجالس مشوروں کیلئے ہوتی ہیں جن میں دنیاوی مقاصد کے حصول کیلئے مشورے ہوتے ہیں۔ اگر لوگوں کی بہتری کیلئے بھی کوئی مجلس لگتی ہے، کوئی باتیں سوچی جاتی ہیں تو وہ بھی دنیاوی اغراض کیلئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس میں بھی مقصود نہیں ہوتی۔ لیکن بعض ایسی مجالس بھی ہوتی ہیں جو دینی اغراض کیلئے ہوں، جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کیلئے ہوں، انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے منصوبے سوچنے سے متعلق ہوں یا روحانیت میں ترقی کرنے کے ذرائع تلاش کرنے کیلئے ہوں۔ یا ان مجالس میں شامل ہونے والے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس میں شامل ہوں۔ غرض کہ ان مجالس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہمارا جو کام بھی ہو، ہم جو بھی منصوبہ بندی کریں، مجلس کے جو بھی پروگرام ہوں ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو، ان میں لغویات سے پرہیز ہو۔ یہ ایسی مجالس ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور ایسی مجالس کے نتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایسی مجالس میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی نوازتا ہے

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو مجالس کے بارے میں ہدایت فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ سرکشی اور بغاوت سے پاک، گناہوں سے پاک رسول کی نافرمانی سے بچنے والی اور تقویٰ پر چلنے والی مجالس مومنوں کی ہونی چاہئیں، لیکن افسوس کہ آجکل مسلمانوں کی اکثر مجالس اس کے بالکل خلاف ہیں

مسلمان کہلا کر پھر دنیا کو اپنا مقصود بنانے والوں اور اس کے پیچھے دوڑنے والوں کی جو حالت ہے یہ اس بات کا عملی اظہار ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ختم ہو گیا ہے ورنہ اگر ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ہوتا تو نہ مسلمان سیاستدانوں اور لیڈروں کی یہ حالت ہوتی جو آج ہے اور نہ ہی نام نہاد علماء کی یہ حالت ہوتی جو آج ہمیں نظر آتی ہے

دنیاوی مشوروں کی مجالس میں ایک مجلس یو۔این۔او (UNO) کی بھی ہے، ابھی گزشتہ دنوں ہی اس کا ایک اجلاس ہوا، امریکہ کے صدر کی تقریر تھی اس پر یہاں کے جو مغربی مضمون نگار ہیں، تجزیہ نگار ہیں انہوں نے بھی لکھا ہے کہ اس تقریر سے بجائے امن کے فساد اور فتنہ پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہے

ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کو کبھی برداشت نہیں ہوگا کہ وہ جماعت کو ترقی کرتا ہوا دیکھ سکے۔ شیطان نے اپنی فطرت کے مطابق ہمارے اندر بھی بے چینی پیدا کرنے اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے رہنا ہے۔ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں اور اپنے مقامی حلقے یا شہر کے نظام جماعت یا ملک کے نظام جماعت کے متعلق باتیں کرتے ہیں وہ لوگ اصل میں بعض دفعہ بلکہ حقیقت میں شیطان کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں۔ شیطان کا کام کیونکہ ہمدرد بن کر وار کرنا ہے اس لئے ایسی مجلسوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں جو حقیقت میں جماعتی نظام کے خلاف نہیں ہوتے بلکہ جماعت کے درد کو محسوس کرنے کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فتنہ پیدا کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے۔ وہ اُسے فتنہ پیدا کرنے والا تو نہیں سمجھتے لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ اظہار خیال کرنے والا اور ہمدردی کے رنگ میں بات کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ حالانکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو ملکی بالا نظام تک اور خلیفہ وقت تک بات پہنچائی جانی چاہئے اور اسکے بعد پھر اِدھر اُدھر مجلسیں لگا کر باتیں کرنا اور ایسے انداز میں باتیں کرنا جیسے بڑے راز کی باتیں کی جا رہی ہیں، بڑی اہم باتیں کی جا رہی ہیں اور جماعت کا بڑا درد رکھتے ہوئے باتیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بالکل غلط طریقہ کار ہے اور یہ گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دوری کی علامتیں ہیں

مخالفین احمدیت جہاں کھل کر جماعت کی مخالفت کے منصوبے بناتے ہیں اور بنائیں گے وہاں ہمدردی کے نام پر وہ سادہ لوگوں کو اور کمزور ایمان والوں کو بھی فتنہ پیدا کرنے کیلئے اپنا آلۂ کار بناتے ہیں اور بنانے کی کوشش کرتے ہیں، پس ہر احمدی کو اس سلسلہ میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ ہر اندرونی اور بیرونی فتنہ سے بچائے اور ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی مجلس میں بیٹھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق دے

مجلس کی مختلف قِسموں اور حالتوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت اہم اور زرّیں ارشادات کے حوالہ سے افراد جماعت کو نصائح

ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی مجالس اور صحبتوں پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ ہمارے نوجوان، نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی بُری صحبتوں اور مجلسوں سے محفوظ رہیں اور خود بھی گھروں میں ایسی پاک مجلسیں لگانی چاہئیں جو ہمیشہ تربیتی نقطۂ نظر سے بہترین ہوں

آج یہاں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے، لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے پروگراموں کا زیادہ حصہ دینی اور علمی مجالس ہونا چاہئے اور شامل ہونے والی عورتیں بھی یاد رکھیں کہ وہ کسی میلے میں شامل ہونے کیلئے نہیں آئیں

مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں۔ باقاعدہ پروگرام نہیں بھی ہو رہا تب بھی اپنی مجالس میں بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے اور فضول گفتگو کرنے کے تعمیری گفتگو کریں اور لغو باتوں سے ہمیشہ پرہیز کریں اور اپنا وقت اس سے ضائع ہونے سے بچائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بے دین لوگوں کے ساتھ زیادہ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا تمہیں دین اور تقویٰ سے دُور کر دے گا ہاں تبلیغ کیلئے، نیک باتوں کو پہنچانے کیلئے تعلق ضرور قائم کرنا چاہئے، اسکے بغیر تبلیغ نہیں ہو سکتی، لیکن اس کیلئے انہیں اپنی مجالس میں لانا چاہئے کیونکہ یہ نیکی کی مجالس پھر اپنا اثر چھوڑتی ہیں اور ہمارے جلسوں میں، فنکشنز میں شامل ہونے والے بے شمار غیر لوگ ہیں جو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ یہاں آ کر ہماری حالت اور کیفیت بالکل بدل جاتی ہے

مکرم بلال عبد السلام صاحب آف فلاڈلفیا (امریکہ) کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 ستمبر 2017ء بمطابق 22 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں مجلسوں کی بہت سی قسمیں ہیں یا مختلف مجالس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض مجالس مشوروں کیلئے ہوتی ہیں جن میں دنیاوی مقاصد کے حصول کیلئے مشورے ہوتے ہیں۔ چاہے وہ حکومت چلانے کیلئے

مشورے ہوں یا سیاستدانوں کی مجلسوں کے مشورے ہوں یا کاروبار کرنے والوں کی مجلسیں ہوں۔ یا پھر کھیل کود اور تفریح کی باتیں ہوں اس کیلئے تفریحی مجلسیں ہوتی ہیں۔ ان کیلئے کمیٹیاں بنتی ہیں۔ تفریح کے پروگراموں کو بنانے کیلئے بھی لوگ مل کر بیٹھتے ہیں، سوچتے ہیں۔ یا پھر نام نہاد علمی مجالس کیلئے بعض مجلسیں ہوتی ہیں۔ غرض کہ یہ سب قسم کی مجالس اور کمیٹیاں اور مل کر بیٹھنا دنیاوی کاموں کیلئے ہوتا ہے اور خدا کیلئے یا خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے یا خدا تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے مجالس نہیں ہوتیں۔ اگر لوگوں کی بہتری کیلئے بھی کوئی مجلس لگتی ہے، کوئی باتیں سوچی جاتی ہیں تو وہ بھی دنیاوی اغراض کیلئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس میں بھی مقصود نہیں ہوتی۔ لیکن بعض ایسی مجالس بھی ہوتی ہیں جو دینی اغراض کیلئے ہوں، جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کیلئے ہوں، انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے منصوبے سوچنے سے متعلق ہوں یا روحانیت میں ترقی کرنے کے ذرائع تلاش کرنے کیلئے ہوں۔ یا ان مجالس میں شامل ہونے والے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس میں شامل ہوں۔ غرض کہ ان مجالس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہمارا جو کام بھی ہو، ہم جو بھی منصوبہ بندی کریں، مجلس کے جو بھی پروگرام ہوں ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو۔ ان میں لغویات سے پرہیز ہو۔ یہ ایسی مجالس ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور ایسی مجالس کے نتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایسی مجالس میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی نوازتا ہے۔

پس ایک مومن کا کام ہے چاہے اس کے گھر کی مجلس ہے، بیوی بچوں کے ساتھ ہے یا گھر سے باہر کی مجالس ہیں، ان میں اس کی یہ کوشش رہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے اور اپنی روحانیت کو کس طرح سنبھالنا اور بہتر کرنا ہے۔ اپنی اور مومنوں کی حالت کو کس طرح بہتر کرنا ہے۔ ایک مومن کی بظاہر دنیاوی مجلس بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی۔ دنیاوی کاموں کو کرتے ہوئے بھی لغویات سے وہ پرہیز کرنے والا ہوتا ہے۔ دل اگر دنیاوی کاموں میں مصروف ہے تو اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر اسے نہیں بھولتا۔ مومن کی دنیاوی کاموں کی مجالس میں بھی دھوکہ اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے کے لئے باتیں نہیں ہوتیں چاہے وہ دنیاوی کام کر رہا ہے۔ جیسا کہ آجکل کی سیاسی اور دنیاداروں کی مجالس میں باتیں ہوتی ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کو ہر وقت مدّنظر رکھا جاتا ہے اور یہی ایک مومن سے توقع رکھی جاتی ہے کہ ان باتوں کو وہ ہر وقت مدّنظر رکھے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو مجالس کے بارے میں ہدایت فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ مومنوں کی مجالس سرکشی اور بغاوت سے پاک، گناہوں سے پاک، رسول کی نافرمانی سے بچنے والی اور تقویٰ پر چلنے والی ہونی چاہئیں۔ لیکن افسوس کہ آجکل مسلمانوں کی اکثر مجالس اس کے بالکل خلاف ہیں اور مسلمان مسلمان کو تباہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَنَاجَیۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِیَتِ الرَّسُوۡلِ وَتَنَاجَوۡا بِالۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ۔ (المجادلۃ:10) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورے کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھول گئے ہیں۔ آپس کی پھوٹ نے انتہا کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو مومن کی یہ نشانی بتائی کہ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ (الفتح:30) کہ آپس میں محبت اور الفت کرنے والے ہیں۔ لیکن یہاں تو ہمیں وہ حال نظر آتا ہے جو کافروں والا نظارہ اللہ تعالیٰ نے کھینچا ہے جن کے بارے میں فرمایا کہ قُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰی (الحشر:15) کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ مشورے ہیں آپس میں بھی اور غیروں کے ساتھ خفیہ معاہدوں کی صورت میں بھی تو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے اور تقویٰ سے دُور۔ اللہ تعالیٰ کا خوف بالکل نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ وہاں حکومتیں اور بادشاہتیں اور دولتیں اور مغربی طاقتوں کی آشیرباد کام نہیں آئے گی۔ کوئی بڑی طاقت وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نافرمانیوں اور تقویٰ سے دُور ہٹنے کی سزا سے نہیں بچا سکے گی۔

اصل میں تو مسلمان کہلا کر پھر دنیا کو اپنا مقصود بنانے والوں اور اس کے پیچھے دوڑنے والوں کی جو حالت ہے یہ اس بات کا عملی اظہار ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ختم ہو گیا ہے ورنہ اگر ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ہوتا تو نہ مسلمان سیاستدانوں اور لیڈروں کی یہ حالت ہوتی جو آج ہے اور نہ ہی نام نہاد علماء کی یہ حالت ہوتی جو آج ہمیں نظر آتی ہے۔ بہرحال اس زمانے میں ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ایسی تمام تر سوچوں سے جہاں اپنے آپ کو پاک کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کو اپنے اندر بڑھائیں وہاں جن کی ان غیر احمدی مسلمانوں تک پہنچ ہے اور تعلقات ہیں وہ جس حد تک اپنے دائرے میں، اپنے حلقے میں مسلمانوں کو سمجھا سکیں سمجھائیں کہ تمہاری یہ حالت نہ صرف تمہیں غیروں کی مکمل غلامی میں لے آئے گی بلکہ تم خدا تعالیٰ کی سزا کے بھی مورد بنو گے۔ جس دنیا کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو وہ بھی تمہارے ہاتھ سے جائے گی اور دین کو تم پہلے ہی چھوڑ بیٹھے ہو۔ پس اب وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ دلوں میں پیدا کرو ورنہ سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

دنیاوی مشوروں کی مجالس میں ایک مجلس یو این او (UNO) کی بھی ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں ہی اس کا ایک اجلاس ہوا۔ امریکہ کے صدر کی تقریر تھی۔ اس پر یہاں کے جو مغربی مضمون نگار ہیں، تجزیہ نگار ہیں انہوں نے بھی لکھا ہے کہ اس تقریر سے بجائے امن کے فساد اور فتنہ پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ بلکہ یہ بھی انہوں نے کھل کے لکھ دیا کہ شاید اس تقریر سے سعودی عرب اور چند مسلمان ملک خوش ہوئے ہوں گے ورنہ یہ انتہائی مایوس کن اور جنگ اور فتنہ کی آگ بھڑکانے والی تقریر ہے۔

پس مسلمان حکومتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دیکھنا چاہئے اور ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچنا چاہئے۔ بہرحال یہ تو عام مسلمان دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے میں نے بات کی ہے۔ لیکن ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کو کبھی برداشت نہیں ہو گا کہ وہ جماعت کو ترقی کرتا ہوا دیکھ سکے۔ شیطان نے اپنی فطرت کے مطابق ہمارے اندر بھی بے چینی پیدا کرنے اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے رہنا ہے۔ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں اور اپنے مقامی حلقے یا شہر کے نظام جماعت یا ملک کے نظام جماعت کے متعلق باتیں کرتے ہیں وہ لوگ اصل میں بعض دفعہ بلکہ حقیقت میں شیطان کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں۔ شیطان کا کام کیونکہ ہمدرد بن کر وار کرنا ہے اس لئے ایسی مجلسوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں جو حقیقت میں جماعتی نظام کے خلاف نہیں ہوتے بلکہ جماعت کے درد کو محسوس کرنے کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فتنہ پیدا کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے۔ وہ اُسے فتنہ پیدا کرنے والا تو نہیں سمجھتے لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ اظہار خیال کرنے والا اور ہمدردی کے رنگ میں بات کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ حالانکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو ملکی بالا نظام تک اور خلیفہ وقت تک بات پہنچائی جانی چاہئے اور اس کے بعد پھر اِدھر اُدھر مجلسیں لگا کر باتیں کرنا اور ایسے انداز میں باتیں کرنا جیسے بڑے راز کی باتیں کی جا رہی ہیں، بڑی اہم باتیں کی جا رہی ہیں اور جماعت کا بڑا درد رکھتے ہوئے باتیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بالکل غلط طریقہ کار ہے اور یہ گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دُوری کی علامتیں ہیں۔ پس ایسی مجلسوں سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی ہوشیار کیا ہے کہ تم ان سے بچو۔

کسی عہدیدار کے خلاف شکایت ہے یا امیر کے خلاف شکایت ہے تو مرکز کو شکایت کریں۔ خلیفہ وقت تک پہنچا دیں۔ اس کے بعد پھر افراد جماعت کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اب یہ خلیفۂ وقت کا کام ہے کہ کس معاملے کو کس طرح دیکھنا ہے اور کس طرح حل کرنا ہے۔ ہاں دعا ہر ایک کو ضرور کرتے رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کو درد کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی برائی کو جماعت میں سے نکالے اور جماعت کو تقویٰ پر چلنے والے اور کام کرنے والے ہمیشہ ملتے رہیں۔

پس اس اہم بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔ جوں جوں جماعت کو اللہ تعالیٰ ترقی دیتا جائے گا اور دے رہا ہے شیطان نے بھی اپنا کام کرنا ہے۔ شیطان نے تو پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کا اظہار کر دیا تھا اور اجازت لے لی تھی کہ وہ انسانوں کو، مومنوں کو بہکانے کا کام کرے گا۔ مخالفین احمدیت جہاں کھل کر جماعت کی مخالفت کے منصوبے بناتے ہیں اور بنائیں گے وہاں ہمدردی کے نام پر وہ سادہ لوگوں کو اور کمزور ایمان والوں کو بھی فتنہ پیدا کرنے کے لئے اپنا آلۂ کار بناتے ہیں اور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس سلسلہ میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ ہر اندرونی اور بیرونی فتنہ سے بچائے اور ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی مجلس میں بیٹھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق دے۔ نہ کہ گناہ، سرکشی، رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دور کرنے والی مجالس کی۔

مجلس کی مختلف قسموں اور حالتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات بھی ہیں اور آپ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بعض ارشادات ہیں وہ بھی اِس وقت پیش کرتا ہوں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک مومن کی مجلس کیسی ہونی چاہئے اور اگر اس معیار کی مجلس نہ ہو جو ایک مومن کی شایانِ شان ہے تو پھر اس پر کیا ردّ عمل دکھانا چاہئے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چُپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اُس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں'' (اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ اگر ایک حقیقی مومن ہے تو) ''یا جواب یا چپ رہنا'' (اور اٹھ کر چلے جانا۔) فرمایا کہ ''یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا''۔

(ملفوظات، جلد 10 صفحہ 130، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مجلس میں بیٹھے بھی رہنا اور مداہنت دکھاتے ہوئے یا خوف سے ان لوگوں کی ہاں میں ہاں کہتے رہنا پھر دبی زبان میں کہہ بھی دینا کہ نہیں۔ تم یہ غلط کہہ رہے ہو۔ یہ بات اس طرح نہیں۔ اس طرح ہونی چاہئے۔ لیکن کھل کے بات کا اظہار نہ کرنا۔ فرمایا کہ یہ جو ہے یہ نفاق ہے۔ یہ مومن کا طریقہ کار نہیں ہے۔ پس یہ ہے ایک مومن کا ردّ عمل ایسی مجلس میں جہاں دین پر ٹھٹھا ہو رہا ہو یا دین کے خلاف منصوبہ بندی ہو رہی ہو یا بڑے طریقے سے ایسی باتیں ہو رہی ہوں جو دل میں وسوسے پیدا کرنے والی ہوں۔ مومن کا ردّ عمل یہ ہے کہ کوئی بھی اللہ اور رسول یا اس کی قائم کردہ جماعت کے نظام کے خلاف بات سنو تو سختی سے ردّ کرو اور ان باتیں کرنے والے کو بتاؤ کہ اگر تمہارے خیال میں یہ سب باتیں صحیح ہیں تو خلیفۂ وقت اور نظام کو بتاؤ لیکن اس طرح باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسی مجالس میں اگر انسان بیٹھا رہے اور دبی زبان میں ردّ کرے اور کھل کر نہ بولے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے فرمایا کہ یہ نفاق بن جاتا ہے اور اس سے ایک مومن کو بچنا چاہئے اور دین کے معاملے میں اور نظام کے معاملے میں کبھی بھی بے غیرتی نہیں دکھانی چاہئے۔ اور غیرت کا اظہار دو طرح سے ہے کہ یا تو کھل کر جواب دو یا اٹھ کر اس مجلس سے چلے جاؤ۔

یہی طریق اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا اور اس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ اور انہیں اپنے مزاج کی باتیں کرتے ہوئے پاؤ تو وہاں ٹھہرو۔ (یعنی کہ نیکی کی باتیں اگر کر رہے ہیں اور غلط قسم کی باتیں نہیں کر رہے، فتنہ و فساد کی باتیں نہیں کر رہے تو وہاں ٹھہرو۔) اور اگر وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تو اس مجلس کو چھوڑ دیا کرو۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 368، حدیث 18927، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اس بات کی بھی آپ نے وضاحت فرمائی کہ کیسی مجلس ایک مومن کو ناپسند ہونی چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ وہ اپنی ذاتی ناپسند کی باتیں نہیں کر رہے بلکہ ایسی ناپسند جو نظام اور جماعت کے متعلق باتیں ہیں۔ فرمایا کہ ایسی مجلس کو چھوڑ دو۔ اور اس بارے میں جیسا کہ میں نے کہا کہ ناپسند کیسی ہونی چاہئے؟ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کن لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (کنز العمال، جلد 9، صفحہ 77، حدیث 25582، کتاب الصحبۃ قسم الافعال مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس یہ ہے وہ رہنما اصول جو ایک مومن کو اپنی مجلس کے انتخاب کے وقت سامنے رکھنا چاہئے کہ ان مجالس کو پسند کرو جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں۔ جہاں دینی علم میں بھی اضافہ ہو رہا ہو۔ اور آجکل دینی علم میں اضافہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ تبلیغ کے لئے، دعوت الی اللہ کے لئے، تربیت کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں اور یہی باتیں آخرت کی بھی یاد دلاتی ہیں۔ انسان کو اس طرف متوجہ رکھتی ہیں کہ صرف دنیا کی چمک دمک ہی سب کچھ نہیں ہے۔ اس دنیا کی دولتیں اور آسائشیں ہی سب کچھ نہیں ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا ایک مومن کا اصل مقصود ہونا چاہئے۔

پہلی حدیث کی وضاحت ہوگئی کہ اگر صرف دنیاداروں کی مجالس ہیں تو یہ مجلسیں ایک مومن کو پسند نہیں ہونی چاہئیں۔ ایسی مجلس سے فوراً اٹھ کر آ جانا چاہئے۔ اگر اس طرف ہماری توجہ ہو تو ہمارے بڑے بھی اور ہمارے نوجوان بھی بہت سی برائیوں سے بچ جائیں۔ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں۔

نوجوانوں کی بہت سی مجالس کی ایک دوسری طرز بھی ہے، قسم بھی ہے۔ نوجوان خاص طور پر اس میں involve ہوتے ہیں جو fun کے نام پر ہوتی ہیں۔ غل غپاڑے کے لئے ہوتی ہیں۔ اور مغربی ماحول کے اثر کی وجہ سے ہمارے بعض نوجوانوں میں بھی یہ باتیں پیدا ہوگئی ہیں کہ ایسی مجلسوں میں شامل ہو جانا چاہئے۔ ایک مومن نوجوان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی زندگیوں کو اس قسم کی مجلسوں سے بچا کے رکھیں اور کچھ حدود ہیں ان کے اندر رہیں۔ جماعت میں بھی بعض دفعہ ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ بری صحبتوں اور خراب مجلس کے زیر اثر ہمارے نوجوان نوجوانی میں قدم رکھتے ہی بعض ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ ہمسایوں کو نقصان پہنچا دیا۔ یا راہ چلتے راہگیر کو نقصان پہنچا دیا۔ یا کسی جگہ گئے تو ویسے ہی شرارۃً کسی کو نقصان پہنچا دیا۔ اور پھر اگر یہ پتا لگ جائے کہ یہ جماعت کا فرد ہے تو پھر ایسے لوگ جماعت کی بھی بدنامی کا باعث بن جاتے ہیں۔

پس ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی مجالس اور صحبتوں پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ ہمارے نوجوان، نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی بری صحبتوں اور مجلسوں سے محفوظ رہیں۔ اور خود بھی گھروں میں ایسی پاک مجلسیں لگانی چاہئیں جو ہمیشہ تربیتی نقطۂ نظر سے بہترین ہوں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ...... الخ، باب فضل الاجتماع علی التلاوۃ القرآن وعلیٰ الذکر، حدیث 6853)

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جماعت کو ایسے مواقع میسّر آ جاتے ہیں اور آتے رہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ ہی کئی جماعتیں جلسے بھی منعقد کرتی ہیں، اجتماع بھی منعقد ہوتے ہیں، ان میں ایسے پروگرام ہوتے ہیں جو تربیت کے لئے بھی ہوتے ہیں۔ علم بڑھانے کے لئے بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر کے لئے بھی ہوتے ہیں۔

آج یہاں مثلاً لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے پروگراموں کا زیادہ حصہ دینی اور علمی مجالس ہونا چاہئے۔ اور شامل ہونے والی عورتیں بھی یاد رکھیں کہ وہ کسی میلے میں شامل ہونے کے لئے نہیں آئیں۔ اپنے اجتماع پر آنے کا مقصد ان کو پورا کرنا چاہئے اور مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں۔ باقاعدہ پروگرام نہیں بھی ہو رہا تب بھی اپنی مجالس میں بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے اور فضول گفتگو کرنے کے تعمیری گفتگو کریں اور لغو باتوں سے ہمیشہ پرہیز کریں اور اپنا وقت اس سے ضائع ہونے سے بچائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی مجلس کو قیامت کے دن حسرت سے دیکھیں گے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 724، حدیث 7093، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس اجتماع پر آنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے آنے کے مقصد کو پورا کریں اور اپنا وقت ہنسی ٹھٹھے اور فضول گفتگو میں گزارنے کے بجائے زیادہ وقت ذکر الٰہی اور نیکی کی باتیں کرنے اور سننے میں گزاریں تا کہ ہماری مجلسیں قیامت کے دن کبھی حسرت سے دیکھی جانے والی مجلسیں نہ ہوں۔

تقویٰ پر چلنے اور تقویٰ پر چلنے والوں کی صحبت میں وقت گزارنے کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں کیا نصیحت فرمائی؟ ایک روایت میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مومن کے سوا کسی اور کے ساتھ نہ بیٹھو اور متقی کے سوا کوئی اور تمہارا کھانا نہ کھائے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من یؤمران یجالس، حدیث 4832)

انسان کا دنیا میں مختلف لوگوں سے رابطہ واسطہ رہتا ہے۔ انسان انہیں ملتا بھی ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ بھی اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ انسان غیر مومن کے ساتھ اٹھے بیٹھے ہی نہ۔ آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری گہری دوستی، تمہارا زیادہ اٹھنا بیٹھنا، تمہارا اکثر وقت گزارنا، تمہاری مجالس زیادہ تر ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں جو ایمان میں مضبوط ہوں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں تا کہ تم بھی نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ (التوبۃ:119)۔ یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔“ (یعنی ان کی باتیں بھی سچائی پر مبنی ہوں۔ ان کے عمل بھی سچائی پر مبنی ہوں اور ان کی ہر حالت سے سچائی ظاہر ہوتی ہو۔ یعنی نیک لوگ ہوں۔) فرمایا کہ ”اس سے پہلے فرمایا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ۔ یعنی ایمان والو! تقوی اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنّت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے“۔ فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا مَیں زنا کرتا ہوں؟“ (مَیں زنا کرنے تو نہیں جاتا تو) ”اس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تُو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا“ (کیونکہ بدصحبت کا بد اثر ہوتا ہے) ”کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ مَیں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔“

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 247، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیشہ بری صحبت سے بچنے کی ضرورت ہے۔ عام دنیاوی کاروباروں میں تعلق واسطہ تو ہوتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا غیروں کے ساتھ تعلق ہے۔ لیکن ان تعلقات میں حدود قائم ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ان کی فضول مجلسوں میں بھی انسان جانا شروع کر دے۔ بہت سی برائیاں ان فضول مجلسوں میں شامل ہونے سے ہوتی ہیں۔ بلکہ یہاں کے لوگ خود اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری بعض عورتوں سے اس بات کا انگریز عورتوں نے اظہار کیا کہ ہمارے خاوند اچھے بھلے شریف تھے لیکن بعض دوستوں کی وجہ سے ان میں برائیاں پیدا ہوگئیں اور فضول اور گندی مجلسوں میں جانا شروع ہو گئے۔ تو ان لوگوں کو بھی جو غیر مسلم ہیں ان کو بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں تو بہت زیادہ اس بات کی فکر کرنی چاہئے۔ اس چیز کو روکنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بے دین لوگوں کے ساتھ زیادہ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا تمہیں دین اور تقویٰ سے دُور کر دے گا۔ ہاں تبلیغ کے لئے، نیک باتوں کو پہنچانے کے لئے تعلق ضرور قائم کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے لئے انہیں اپنی مجالس میں لانا چاہئے کیونکہ یہ نیکی کی مجالس پھر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ اور ہمارے جلسوں میں، فنکشنز میں شامل ہونے والے بے شمار غیر لوگ ہیں جو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ یہاں آ کر ہماری حالت اور کیفیت بالکل بدل جاتی ہے۔

صحبت کے اثر کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا کہ ”جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے۔ لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے“۔ فرمایا کہ ”اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔“

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس

لئے کس قدر ضرورت ہے اِس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے‘‘۔فرمایا کہ ’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں۔ اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے۔ مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا‘‘ (ان ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔ لیکن وہاں بیٹھا ہوا تھا) ’’تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ ‘‘۔فرمایا کہ ’’اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دُور ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 249، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مومنوں کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں اور یہ وہی مجلسیں ہیں جو ذکر الٰہی سے بھری ہوئی مجالس ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔ اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی‘‘۔ فرمایا ’’نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکّریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے‘‘۔ فرمایا ’’جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رِقّت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دُور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امّارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سَمّ قاتل ہے اسی طرح نفس امّارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 123، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی خدا تعالیٰ کے پاس ہی برائی کے دور کرنے کا علاج ہے اس لئے اس کے آگے جھکو۔ اس سے مدد مانگو کہ دنیا اور اس کے بداثرات اور بری مجالس سے اور ان کے اثرات سے وہ ہمیشہ بچا کے رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ مجلس برخاست کرتے وقت اٹھتے ہوئے آپ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ تُو پاک ہے اور تیری حمد کی قَسم! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، حدیث 4859)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ کچھ کلمات ایسے ہیں جس نے بھی ان کو اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اس کے وہ گناہ جو اس نے وہاں کئے ہوں گے ان کو ڈھانک دے گا اور جس نے یہ کلمات کسی خیر کی مجلس میں اور ذکر الٰہی کی مجلس میں پڑھے تو ان کے ساتھ اس پر مہر کر دی جائے گی اور وہ کلمات یہ ہیں کہ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ کہ اے اللہ تُو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تُجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، حدیث 4857)

پس مجھ سے جو بعض ناپسندیدہ باتیں ہو جاتی ہیں ان کے بداثرات سے بھی محفوظ رکھ اور پھر یہ دعا جو ناپسندیدہ باتیں ہیں ان کے بداثرات سے محفوظ رکھتی ہے اور نیک مجالس کے فیض سے انسان کو زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کا باعث بناتی ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بری مجالس سے بچنے والے ہوں۔ اور اگر کبھی اَنجانے میں شامل ہو جائیں تو ان کے بداثرات سے محفوظ رہیں۔ ہمیشہ پاک مجلسوں کی تلاش میں رہیں اور ان میں بیٹھنے والے ہوں اور ان پاک مجالس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیض پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطان کے حملے سے بچائے۔ ہم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ہمیں ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت سے جوڑے رکھے اور ہر فتنہ پرداز کے فتنہ کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے افریقن امریکن احمدی مکرم بلال عبدالسلام صاحب کا ہے۔ یہ فلاڈلفیا (Philadelphia) یو ایس اے (USA) میں رہتے تھے۔ 13 ستمبر کو ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ اس سال جلسہ یوکے (UK) پر بھی آئے تھے اور پہلے روز شام کو جب پَین افریقن ایسوسی ایشن کا پروگرام جاری تھا اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا اور فالج کے حملہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہوگئی۔ فوری طور پر انکو یہاں ہسپتال لے جایا گیا جہاں کچھ دن یہ زیر علاج بھی رہے۔ پھر طبیعت بظاہر بہتر بھی ہوگئی تھی اور مجھے ملنے آئے ہیں۔ اس کے بعد دو دفعہ ملا ہوں۔ بظاہر صحت میں لگ رہے تھے۔ اسکے بعد واپس امریکہ چلے گئے۔

آپ 1934ء میں فلوریڈا میں پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر میں ان کے والدین کی وفات ہوگئی۔ آٹھ سال کی عمر میں یہ بورڈنگ میں چلے گئے جہاں بائبل کی تعلیم حاصل کی۔ پھر دیگر ملازمتیں اختیار کیں۔ کچھ عرصہ آرمی میں بھی شامل رہے۔ 1957ء میں منسٹر آف گاسپل (Minister of Gospel) بن گئے تاہم ان کو عیسائیت کے بعض عقائد سے اختلاف تھا۔ 1960ء میں ان کی ایک سنّی مسلمان سے ملاقات ہوئی جس نے انہیں جماعت کا شائع شدہ قرآن کریم دیا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کا یہ قرآن کریم ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ مسلمان تو نہیں ہیں لیکن ان کی کتابیں اچھی ہیں۔ تو آپ نے اس شخص سے ایک احمدی کا پتا کیا اور پتا معلوم کر کے ان کی دکان پر پہنچے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی ہیں۔ بہرحال اس کے بعد آپ نے احمدیت قبول کر لی اور پھر فلاڈلفیا (Philadelphia) میں احمدیوں کے ساتھ مل کے تبلیغ کے کام کرتے رہے۔

بلال عبدالسلام صاحب کو قرآن کریم سیکھنے کا بھی بڑا شوق تھا۔ وہ چار گھنٹے کی مسافت طے کر کے ہر دوسرے اتوار کو پٹسبرگ آیا کرتے تھے تا کہ کچھ سیکھ سکیں۔ اور اسی طرح آپ صدر جماعت فلاڈلفیا اور نیشنل عاملہ میں وقف جدید اور تربیت نومبائعین کے سیکرٹری بھی رہے۔ آپ زندگی وقف کر کے کچھ عرصہ بالٹی مور میں جماعت کے آنریری مبلغ کے طور پر بھی کام کرتے رہے اور اس کے بعد بھی پھر انہوں نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ نظام جماعت کے پابند اور اعلیٰ معیار کی اطاعت کرنے والے تھے۔ ہمیشہ خلفاء کے ذکر پر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ 1975ء میں ان کو جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ فلاڈلفیا مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کے لئے آپ کی بڑی خواہش بھی تھی اور کوشش بھی کرتے رہے اور اس تعمیر کے دوران آپ روزانہ پورا دن وہاں کیبن میں گزارتے اور دعائیں کرتے تھے اور ہمیشہ اس کوشش میں ہوتے تھے کہ مسجد جلدی سے جلدی تعمیر ہو جائے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلدی بن جائے گی۔ ان کی اہلیہ مسز اسنسٹن (Easnestine) پاسٹر (Poster) ہیں۔ یہ احمدی نہیں تھیں لیکن ہمیشہ اُن سے اِن کا نیک سلوک رہا۔ پسماندگان میں دو بیٹے ہیں اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے عمر عبدالسلام صاحب نے 1993ء میں بیعت کی تھی اور جماعت میں داخل ہوئے۔ یہ احمدی ہیں باقی نہیں۔

عبداللہ دیا صاحب وہاں امریکہ میں آجکل مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جماعت امریکہ کے نہایت ہی فعّال ممبر تھے۔ نہایت خوش اخلاق، ہر دلعزیز اور پیار کرنے والے مخلص انسان تھے۔ اکثر لوگوں کے کام آیا کرتے تھے۔ جماعتی امور کی بجا آوری میں پیش پیش رہتے تھے۔ نوجوانوں کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا۔ ان کی تربیت کرنے اور معاشرتی برائیوں سے بچانے میں ہمیشہ کوشش کرتے رہتے۔ کئی نوجوانوں کی زندگیاں مؤثر طور پر تبدیل کیں اور انہیں راہِ راست پر چلنے کی تلقین کرتے تھے۔ کہتے ہیں ان کی تربیت کی وجہ سے ان نوجوانوں میں سے ایک کثیر تعداد جماعت اور معاشرے کا فعّال حصہ بن چکی ہے۔ جب آپ ہسپتال میں بیمار تھے تو آپ نے یہ ہدایت کی تھی کہ آپ کے سرہانے ہمیشہ قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود رہے۔ اور یہاں جب بیمار تھے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی اس لئے دی ہے کہ میرے کچھ کام ادھورے ہیں وہ مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ خلافت سے ان کا انتہا کا تعلق تھا۔ جب بھی ملتے تھے تو ہمیشہ چہرے پر ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ ہوتی تھی اور ایک اخلاص اور وفا بھی آنکھوں سے ٹپک رہا ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور ان کی باقی اولاد کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم فَرَج صدیق عثمان صاحب

مکرم فَرَج صدیق عثمان صاحب کا تعلق مصر سے ہے جس کے ضلع سوہاج میں ان کی پیدائش 1977ء میں ہوئی۔ ان کا احمدیت سے تعارف 2008ء میں ہوا اور انہیں 2014ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے ایمان افروز سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

اس معاملہ میں تحقیق کرو!

خدا تعالیٰ نے خود مجھے حق کے راستہ کی ہدایت دی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کا میرا سفر ایک رؤیا سے شروع ہوتا ہے جو میں نے 2003ء میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک راستے پر گامزن ہوں، چلتے چلتے ایک شخص کو اس راستے میں دائیں کروٹ لیٹے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اس نے سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں، خوبصورت عمامے کے ساتھ باوقار داڑھی اس شخص کے حسن و جمال کو چار چاند لگا رہی ہے۔ اس شخص کو نہ جاننے کے باوجود میں اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہوں۔ وہ کروٹ بدل کر میری طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے: اس معاملہ میں تحقیق کرو!

میں نیند سے بیدار ہوا تو یہ جملہ بار بار میری سماعتوں سے ٹکرانے لگا لیکن مجھے اس کی کوئی مناسب تعبیر سمجھ نہ آئی، نہ ہی اس بات کا کچھ اندازہ ہو سکا کہ مجھے کس امر کے بارہ میں تحقیق کرنے کے بارہ میں توجہ دلائی گئی ہے؟ جہاں یہ فقرہ میرے دل و دماغ میں نقش ہو گیا وہاں خواب میں دکھائی دینے والے اس شخص کی تصویر بھی میری یادداشت میں محفوظ ہو گئی۔

پانچ سال کے بعد 2008ء میں میں ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ ایک چینل پر مجھے وہی شخص نظر آ گیا جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اس شخص اور اس چینل کے بارہ میں جاننے کے لئے میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا۔ یہ جماعت احمدیہ کا عربی چینل تھا اور اس پر نظر آنے والا وہ شخص جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تھے۔ میں تو احمدیت کے بارہ میں کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ شروع شروع میں مجھے ایسے لگا کہ اس ٹی وی پر پیش کئے جانے والے بعض خیالات میرے موروثی عقائد اور معلومات سے متصادم ہیں لیکن دلائل کی قوت اور حسن بیان نے رفتہ رفتہ سب کچھ واضح کر دیا اور ایم ٹی اے کو دیکھنے سے میرے ایمان و ایقان اور علم و روحانیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہ درست ہے کہ میرے ذہن میں بے شمار سوالات پیدا ہوئے لیکن ایم ٹی اے سے ہی ان سوالوں کے شافی جواب بھی ملتے رہے۔ اور بالآخر مجھے بخوبی علم ہو گیا کہ دراصل یہ احمدیت کا ہی معاملہ تھا جس کے بارہ میں مجھے تحقیق کرنے کا کہا گیا تھا۔

ایم۔ٹی۔اے۔ کو دیکھتے دیکھتے اور مختلف امور کے بارہ میں تحقیق کرتے کرتے پانچ سال کا عرصہ گزر گیا جس کے نتیجہ میں مَیں بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گیا، لیکن مجھے انٹرنیٹ استعمال کرنے کا تجربہ نہ تھا اس لئے میں اپنی بیعت ارسال کرنے سے قاصر رہا۔

بیعت اور اس کا اثر

حق کو جاننے کے بعد میں اس جماعت سے دور نہیں رہ سکتا تھا۔ چنانچہ ایک روز میں نے خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا خدایا! تُو گواہ رہ کہ میں نے تیرے مسیح موعود علیہ السلام کی دل سے بیعت کر لی ہے۔

اس طرح بیعت کرنے کے باوجود امام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے اور اس کی بیعت کا اقرار کرنے کی تڑپ دل میں موجزن رہی اور پھر ایک روز اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کی تسکین کا بھی سامان پیدا فرما دیا۔

ہوا یوں کہ 2014ء میں میں ایک روز ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا۔ اس وقت اس پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی لائیو نشریات جاری تھیں۔ کچھ ہی دیر میں اس پر براہ راست عالمی بیعت کی تقریب ٹیلی کاسٹ ہونے لگی۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں تمام حاضرین بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ میرا دل تو پہلے ہی دستی بیعت کیلئے مچل رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں بھی ان الفاظ کو ٹی وی سکرین سے پڑھ کر حضور انور کی اقتدا میں دہرانے لگا تا آنکہ بیعت ہو گئی۔

چند منٹوں کی اس تقریب میں شمولیت کا سحر انگیز اثر ہوا۔ بیعت کے ختم ہوتے ہی میں نے اپنے پورے بدن میں ایک غیر معمولی برقی لہر کو سرایت کرتے ہوئے محسوس کیا۔ ایسے لگا جیسے اس برقی رَو نے میرے جسم اور روح کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اور ایک نور مجھے سرتاپا اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔ بے اختیار میری آنکھیں چھلک پڑیں اور میں نے کہا کہ خدایا! یہی تو وہ حالت تھی جس کی میری روح متلاشی تھی۔ اس واقعہ کے بعد میری زندگی میں غیر معمولی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ احمدی مسلمان بن کر مجھے اپنی نماز میں ایسی لذت آنے لگی تھی جس سے قبل ازیں آشنائی نہ تھی۔ نیکیوں کی تڑپ اور گناہوں سے نفرت کا درس میرے رگ و ریشہ میں سما گیا۔ الغرض میری زندگی کا ہر شعبہ روحانی روشنی سے معمور ہو گیا۔

پھر اسی سال یعنی 2014ء میں انٹرنیٹ کے ذریعہ مکرم عبدہ بکر مرحوم سے رابطہ ہو گیا۔ ان کے دھیمے لہجے اور اعلیٰ اخلاق سے مَیں بہت متاثر ہوا۔ مَیں ان سے سوالات پوچھتا اور وہ نہایت محبت سے کافی و شافی جواب دیتے۔ ان کا رویّہ میرے ایمان کی مزید مضبوطی کا باعث ٹھہرا۔ پھر انہوں نے باضابطہ طور پر میرا بیعت فارم پُر کرانے اور دیگر احباب جماعت سے تعارف کروانے کے لئے وسط نومبر 2014ء میں مجھے قاہرہ بلایا۔

خلافت علیٰ منہاج نبوت

بیعت کے لئے قاہرہ جانے سے ایک روز قبل میں نے رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منبر پر تشریف فرما دیکھا۔ آپ میری جانب دیکھ رہے تھے چنانچہ میں آپ کی طرف ہی چلتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے یوں لگا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب میں ذرا اور آگے بڑھا تو مجھے کسی نے باآواز بلند کہا کہ یہ ابوبکر صدیق ہیں۔ یہ سن کر مجھے خواب میں ہی یہ تفہیم ہو گئی کہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مماثلت رکھتے ہیں۔

پھر جب میں اور قریب ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ آپ قبلہ رُو تشریف فرما تھے۔ میں جا کر آپ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ آپ نے نہایت شفقت بھری نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کی اقتدا میں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے رؤیا کی یہی تعبیر کی کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا ہے کہ خلفائے کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائمقام ہیں اور یہ خلافت راشدہ اولیٰ سے مماثلت رکھنے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔ نیز رؤیا میں خلیفۂ وقت کی اقتداء میں دعا کرنے سے مجھے یہی تفہیم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے خلیفہ وقت کی میرے حق میں دعائیں قبول فرمائے گا اور میری اپنی دعاؤں کو بھی اپنی رحمت سے قبولیت کا شرف بخشے گا۔

جماعتِ مومنین

قاہرہ کے سفر کا وقت آیا تو میں اس قدر پُرجوش اور جذباتی تھا کہ 9 گھنٹے کے طویل سفر کی مجھے ذرہ برابر بھی تھکان محسوس نہ ہوئی۔ عبدہ بکر صاحب نے میرا استقبال کیا اور کھانا پیش کر کے آرام کرنے کو کہا۔ لیکن نیند مجھ سے کوسوں دور تھی۔ مجھے ایک غیر معمولی سکینت اور انشراح صدر حاصل تھا اور احمدیوں سے ملنے کا شوق غالب تھا۔

بالآخر جمعۃ المبارک کی صبح کو میری احمدی احباب سے ملاقات ہوئی۔ ان سے مل کر مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے میں ان کو لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ ہر طرف الفت و محبت کا اظہار مجھے آیت کریمہ: وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ یاد دلا رہا تھا، اور یہ اس جماعت کی صداقت اور خدائی تائید یافتہ ہونے کا ایک اور ثبوت تھا۔

بہر حال میں نے احباب کرام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اور اس کے بعد باضابطہ طور پر بیعت فارم پُر کر دیا۔

احمد اور علی کی بشارت

بیعت کے بعد اگلی رات میں نے قاہرہ میں ہی بسر کی۔ اس رات خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں ایک بیٹے کی بشارت دی اور اس کا نام ''احمد'' رکھنے کا اشارہ فرمایا۔

میں یہ بشارت لئے قاہرہ سے لوٹا اور جب اپنی اہلیہ سے ملا تو اس نے بتایا کہ اس نے بھی اسی طرح کا ایک رؤیا دیکھا ہے جس میں اسے ایک بیٹے کی بشارت دی گئی ہے اور اس کا نام ''علی'' رکھنے کا کہا گیا ہے۔

ہم دونوں حیران تھے کہ بیٹے کی بشارت تو دونوں کو دی گئی ہے لیکن نام مختلف کیوں ہے؟ بہر حال جب ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار ہوئے تو چیک اَپ کرانے پر پتہ چلا کہ ہمارے ہاں جڑواں بیٹوں کی پیدائش متوقع ہے۔ یوں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بشارت پوری ہو گئی اور ان کی ولادت پر ہم نے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام علی رکھ دیا۔

تبلیغ، ثمرات، ابتلاء اور بشارات

میری تبلیغ سے میری اہلیہ اور بہنوں نے بھی بیعت کر لی اور ہم نے امام الزمان کی بیعت کی وجہ سے نازل ہونے والی برکات کو اپنے گھر میں بھی اور اپنی زندگی میں بھی محسوس کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیعت کے بعد مجھے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے اپنے ایک سلفی ساتھی کو احمدیت کی تبلیغ کی تو اس نے مجھ پر کفر و فسوق اور ہوا و ہوس کے پجاری ہونے کا الزام لگا دیا۔ پھر اس نے میرے دیگر ساتھیوں کو بھی میرے خلاف اکسایا اور میرے افسر کے بھی کان بھرے۔ محض چند روز میں ہی سب میرے خلاف تدبیریں کرنے لگ گئے اور معاملہ سی آئی ڈی کی شاخ تک جا پہنچا۔ بالآخر مجھے کام سے فارغ کرنے کی دھمکیاں ملنے لگیں، اور مجھے یوں لگا جیسے میں مخالفین کے درمیان محصور ہو کر رہ گیا ہوں۔ میرے بچپن کے دوست بھی مجھ سے الگ ہو گئے اور ہر ایک میری ایذا دہی کے لئے کوشاں ہو گیا۔

اس صورتحال میں مَیں نے ایک رات خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دعائیہ فقرات کو جمع کر کے مندرجہ ذیل دعا کی: اے خدا تیرا بندہ شدید ابتلاء کا شکار ہے۔ ہر طرف سے دشمن مجھ پر حملہ آور ہے۔ تُو جلد مدد کو پہنچ اور آسمان سے مدد و نصرت نازل فرما۔ خدایا! تیرے سوا میرا کوئی نہیں، میں تجھے دشمنوں کے بالمقابل اپنی ڈھال بناتا ہوں اور انکے شرور سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے اللہ! ہر چیز تیری خادم ہے، تو میری حفاظت و نصرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما۔ آمین۔

اس رات سویا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا میں بشارت دی گئی۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک سیدھے راستہ پر چل رہا ہوں۔ ایسے میں کوئی مجھے کہتا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے یہ بھیجا ہے۔ میں مڑ کر دیکھتا ہوں تو ایک خوبصورت پھولوں کا گلدستہ میرے ہاتھ میں پکڑا دیا جاتا ہے۔ میں اسے لے کر خوشی سے پھولے نہیں سماتا اور خراماں خراماں اس راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں۔ اچانک میری خوشی دھری کی دھری رہ جاتی ہے جب ایک کتّا بھونکتے ہوئے میرا راستہ کاٹ کر سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔ میں اس سے ڈر کر اسی رستے پر الٹے پاؤں واپس چلتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد کی دعا کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ اچانک میرے پیچھے سے ایک نوجوان لڑکی آتی ہے اور مجھے کہتی ہے کہ اے فَرَج! ڈرو نہیں۔ یہ کتّا تو اندھا ہے، اسے تو روٹی کے ٹکڑے سے غرض ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ روٹی کا ایک ٹکڑا اس کتّے کی جانب پھینک دیتی ہے۔ کتّا بھونکتے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کی تلاش میں لگ جاتا ہے اور ہم اس راستے پر بلا خوف و خطر چلنے لگتے ہیں۔ یہ لڑکی مجھے بتاتی ہے کہ وہ بنت رسولؐ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ مجھے لے کر چلتی جاتی ہیں اور جہاں سے گزرتی ہیں وہاں سے خودبخود ہی پردے ہٹتے جاتے ہیں اور دروازے کھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ہم ایک وسیع و عریض میدان میں پہنچتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا مجھے کہتی ہیں کہ خدا کی حفاظت تمہارے ساتھ ہے۔ اور پھر مجھے الوداع اور خدا حافظ کہہ کر غائب ہو جاتی ہیں۔

مَیں نیند سے بیدار ہوا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی حفاظت کی اور دشمنوں پر غلبہ کی بشارت دی ہے۔ اور پھر ایسے ہی ہوا۔ خدا تعالیٰ نے میری ہر لحاظ سے مدد کی اور باوجود مخالفین کے شور کے میں سیدھے راستہ پر گامزن ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت کی دعا کرتا ہوں اور اس کی رحمت کا ہر دم امیدوار ہوں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(باقی آئندہ)

(شکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 ر اگست 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ایک مومن کی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی ہمیشہ ظاہر کی جائے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9؍جون 2017 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے تقویٰ کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب: حضور نے فرمایا: اگر تقویٰ نہیں تو کسی بھی قسم کی نیکی جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہو، نہیں ہوسکتی۔ ہر انسان عارضی اور وقتی نیکیاں کسی وقتی جوش اور وجہ سے کر لیتا ہے لیکن اس میں باقاعدگی تبھی آتی ہے جب حقیقی تقویٰ ہو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسان کے متقی ہونے کے لیے کس بات کو ضروری قرار دیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ انسان کے متقی ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ عبادت کرنے والا ہو یا صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کر رہا ہو بلکہ متقی وہ ہے جس کا اخلاقی معیار بھی اعلیٰ ہو اور وہ اپنے اخلاق سے دوسروں پر اپنی نیکی اور تقویٰ کا اثر قائم کرے۔ چنانچہ فرمایا کہ ’’اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہے۔‘‘

سوال: اسلام کی خوبصورتی کے ہمیشہ اظہار کیلئے حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک مومن کی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی ہمیشہ ظاہر کی جائے اور یہ اس صورت میں ممکن ہے جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مالِ حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی کیا لطیف تشریح بیان فرمائی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔

سوال: حضور انور نے ہمیں کس اصولی ہدایت کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیں اپنے ہر عمل کو تقویٰ کے تابع کرتے ہوئے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاق کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: اخلاق سے کوئی صرف نرمی کرنا ہی مراد نہ لے لے۔ خُلق اور خَلق دو لفظ ہیں جو بالمقابل معنوں پر دلالت کرتے ہیں۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ باطنی قُویٰ جو انسان اور غیر انسان میں مابہ الامتیاز ہیں وہ سب خُلق میں داخل ہیں یہانتک کہ عقل فکر وغیرہ تمام قوتیں خُلق ہی میں داخل ہیں۔ اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کا حصول ہے

سوال: اگر انسان میں اخلاق نہ ہوں تو کیا ہوگا؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: خُلق سے انسان اپنی انسانیت کو درست کرتا ہے۔ اگر انسانوں کے فرائض نہ ہوں تو فرض کرنا پڑے گا کہ آدمی ہے؟ گدھا ہے؟ یا کیا ہے؟ جب خُلق میں فرق آ جاوے تو صورت ہی رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرزِ زندگی کے موافق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کرے۔ یہ اخلاق بطور بنیاد کے ہیں۔ اگر وہ متزلزل رہے تو اس پر عمارت نہیں بنا سکتے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکثر لوگوں کی کیسی اخلاقی حالت بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اکثر آدمیوں کو مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی غصہ وَر اور زُود رنج بھی ہوتے ہیں۔ بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں۔ بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔ بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو اُن میں پرلے درجہ کا ہے مگر شجاعت نہیں ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی شان میں فرمایا کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ زندگی کے ہر میدان میں آپ نے اپنے خُلق کے وہ نمونے قائم کر دیئے جو اپنی مثال آپ ہیں اور جن پر اپنی طاقت اور بساط کے مطابق چلنا ہر مومن کا فرض ہے۔ ایک وقت ہے کہ آپؐ فصاحت بیانی سے ایک گروہ کو تصویر کی صورت حیران کر رہے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ تیر و تلوار کے میدان میں بڑھ کر شجاعت دکھاتے ہیں۔ سخاوت پر آتے ہیں تو سونے کے پہاڑ بخشتے ہیں۔ حلم میں اپنی شان دکھاتے ہیں تو واجب القتل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرتؐ کے پاس ہوتا تھا کیونکہ آپؐ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ ایک وقت آتا ہے کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں تھیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی نہ ہوں۔ آپؐ نے وہ سب ایک سائل کو بخش دیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق کی مثال کس چیز سے دی؟

جواب: آپؑ نے فرمایا: اس کی مثال ایک بڑے عظیم الشان درخت کی ہے جس کے سائے میں بیٹھ کر انسان اس کے ہر جزو سے اپنی ضرورتوں کو پورا کر لے۔ اُس کا پھل، اُس کا پھول، اُس کی چھال، اس کے پتّے غرض کہ ہر چیز مفید ہو۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کن اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: جنہوں نے صحابہ کرامؓ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمان عورتوں کو سخت سے سخت اذیتیں اور تکلیفیں دی تھیں جب وہ سامنے آئے تو آپ نے فرمایا۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔ میں نے آج تم کو بخش دیا۔

سوال: ہماری جماعت اپنے اخلاق میں پاکیزہ تبدیلی کس صورت میں کر سکتی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد:12) یعنی خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دُور نہیں کرتا ہے جب تک خود قوم اس کو دُور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس ہماری جماعت ہو یا کوئی ہو وہ تبدیل اخلاق اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب کہ مجاہدہ اور دعا سے کام لیں ورنہ ممکن نہیں ہے۔

سوال: انسان کے اخلاق جتنے بھی گرے ہوئے ہوں کیا ان کی اصلاح ہو سکتی ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکماء کے تبدیل اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ انسان تبدیل اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے تو تبدیل ہو سکتے ہیں۔ جن حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیل اخلاق ممکن نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کر لیتے ہیں پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے تو اس پر نگاہ نہیں کرتے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افلاطون کی قیافہ شناسی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: کہتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون قیافہ سے استنباط کر لیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے۔ نوکر نے آ کر اس شخص کا حلیہ حسب معمول بتلایا تو افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں مَیں ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا تو نوکر سے کہا کہ تم جا کر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے مگر مَیں نے اپنی عادت رذیلہ کا قلع قمع کر کے اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے کہا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔

سوال: اگر انسان اپنے اخلاق کی درستی نہ کرے تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی اپنے اخلاق فاسدہ کو اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آ جاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔

سوال: اخلاق کے لیے محرک اور مؤید چیز کیا ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’توبہ دراصل حصولِ اخلاق کے لئے بڑی محرّک اور مؤیّد چیز ہے اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاقِ سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔

سوال: حضورؑ نے توبہ کی کتنی شرائط بیان فرمائی ہیں؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: توبہ کے تین شرائط ہیں۔ پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلاع کہتے ہیں۔ یعنی اُن خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو اِن خصائل ردّیہ کے مُحرّک ہیں۔ دوسری شرط ندم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمّم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں کیسے لوگوں کی خواہش کی ہے؟

جواب: آپؑ نے فرمایا: ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں۔ بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد کو اعلیٰ اخلاق پر فائز ہونے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک جنازہ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب امریکہ کا ہے جو مکرم میاں عطاء الرحمن صاحب کے بیٹے تھے۔ 27؍مئی 2017ء کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ دوسرا جنازہ عزیزم مرزا عمر احمد صاحب کا ہے جو صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ 5؍جون دوپہر دو بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں 67 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

حضور انور کے چہرہ پر جو نور ہے وہ آج تک کسی میں نہیں دیکھا

- حضور سے ملاقات اس قدر دلچسپ تھی کہ اُٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ میں زیادہ دیر تک بیٹھتی اور حضور انور سے مزید باتیں کرنے کا موقع مل جاتا۔
- میں حضور انور کے اختتامی خطاب سے خاص طور پر بہت متاثر ہوئی، مجھے حضور کی یہ بات بہت پسند آئی کہ ایک عورت کو سب سے زیادہ اپنے بچوں کی تربیت کی فکر کرنی چاہئے۔
- اس جلسہ کا پیغام اور امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے اور اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہے، یہ واقعی دل کو چھو جانے والا تجربہ تھا۔
- حضور انور کے چہرہ مبارک پر جو نور ہے وہ آج تک کسی میں نہیں دیکھا۔
- حضور کا پیغام بہت ہی پیارا، خوبصورت اور پُرامن تھا اور میری خواہش ہے کہ آپ پرتگال آئیں اور ہمارے ملک میں بھی یہ پیغام دیں، آپ کا یہ پیغام بہت مفید ثابت ہوگا۔
- خلیفہ وقت کے خطابات کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ خلیفہ وقت اپنے خطابات کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پیش کرتے ہیں میرا دل اب مطمئن ہوگیا اور مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارہ میں آگاہی ہوئی، مجھے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 28/اگست 2017 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر تیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 بجکر 55 منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

سلووینیا

سب سے پہلے ملک سلووینیا سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سلووینیا سے چھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا تھا۔

ایک مہمان Mr.Gregor Sankovic جو پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا پروگرام بہت اچھا تھا۔ میں تمام انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ موصوف نے بتایا کہ ان کو حضور انور کے کئی خطابات کا سلووینین زبان میں ترجمہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس لحاظ سے میری بڑی خواہش تھی کہ میں حضور انور سے ملوں۔ جلسہ میں شامل ہونے سے میری خواہش پوری ہوگئی۔ مجھے جلسہ پر بہت سے احمدی دوستوں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ پہلے میں صرف چند ایک کو جانتا تھا لیکن اب کئی احمدیوں سے تعارف ہوگیا ہے۔ احمدی مسلمان بہت مہمان نواز اور بہت پیار سے پیش آنے والے ہیں۔

سلووینیا کے وفد میں ایک جرنلسٹ Urska Zagorc بھی شامل تھیں۔ موصوفہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ اکنامک کرائسز کے حوالہ سے کام کر رہی ہیں۔ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا انتظام بہت عمدہ تھا اور بہت اچھا ماحول تھا۔ بہت سے لوگ مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے اور سب ہمارے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتے رہے۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد کہنے لگیں کہ ملاقات اس قدر دلچسپ تھی کہ اُٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ میں زیادہ دیر تک بیٹھتی اور حضور انور سے مزید باتیں کرنے کا موقع مل جاتا۔

ایک مہمان خاتون باربرا نوواک صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا انتظام سو فیصد نہیں بلکہ پانچ صدفی صد تھا۔

ایک مہمان جن کا تعلق سیریا سے ہے لیکن وہ سلووینیا میں رہتے ہیں، کہنے لگے جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہمیں بہت سی نئی چیزیں سیکھنے کا موقع ملا جو کہ ہم اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے اور کبھی نہیں بھولیں گے۔

شعبہ ریڈ کراس میں کام کرنے والے وکیل Mr. Gregor Sakovic نے اطاعت کے حوالہ سے سوال کیا۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سٹیج کے پیچھے بینر پر بھی لکھا ہوا تھا کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ جہاں تک اولی الامر کی اطاعت کا تعلق ہے اگر کوئی حاکم، کوئی حکومت آپ کے مذہب کے معاملہ میں مداخلت کرتی ہے اور آپ کو مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے سے روکتی ہے تو پھر اس معاملہ میں اطاعت نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا پاکستان میں ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ السلام علیکم کہتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اس معاملہ میں ہم ملکی قانون کو تسلیم نہیں کرتے۔ مذہب میں مداخلت کا جو قانون ہے اس پر ہم عمل نہیں کریں گے۔ باقی جو دوسرے قوانین ہیں ان کا ہم احترام کرتے ہیں اور جو بھی حاکم ہے اس کا بھی احترام کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک قانون بنا کر نمازوں سے عبادت سے روکا گیا تھا۔ مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں السلام علیکم کہیں تو تین سال کی سزا ہوسکتی ہے۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) کہیں تو تین سال کی سزا ملتی ہے۔ بہت سے احمدیوں نے یہ سزا قبول کی اور وہ جیلوں میں گئے۔ انہوں نے سزا قبول کی مگر اپنے ایمان سے پیچھے نہیں ہٹے۔

ایک مہمان خاتون کیتھولک تھیں اور انہوں نے ایک مسلمان مرد سے شادی کی تھی۔ حضور انور نے فرمایا اب مذہب کے معاملہ میں ایک دوسرے پر کوئی زبردستی نہیں کرنی کہ ان کا مذہب اختیار کریں۔ مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔ جو بچے پیدا ہوں گے وہ باپ کے مذہب پر ہوں گے۔ انکی تربیت باپ کی طرح ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا: اکثر معاملات میں دیکھا ہے کہ جب میاں بیوی کے مختلف مذہب ہوں تو بچے پیدا ہونے کے بعد جب انکی تربیت کا وقت اور عمر آتی ہے تو آپس میں اختلافات شروع ہوجاتے ہیں۔ بجائے اختلافات کے یہ دیکھنا چاہئے کہ جس مذہب میں جو اچھائی ہے وہ قبول کر لی جائے۔ میاں دیکھے کہ اگر بیوی کے مذہب میں اچھائی ہے تو وہ اچھائی قبول کرے اور بیوی دیکھے کہ اگر میاں کے مذہب میں اچھائی ہے تو بیوی اسے قبول کرے۔ لیکن ایک دوسرے پر زبردستی نہیں کر سکتے۔ سلووینیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سنگاپور

بعد ازاں ملک سنگاپور سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ سنگاپور سے دو احباب جماعت پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کیلئے آیا تھا۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ وہ سابق صدر خدام الاحمدیہ ہیں۔ جب حضور انور نے سنگاپور کا دورہ فرمایا تھا تو اس وقت وہ صدر خدام تھے اور ان کو حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی۔ دونوں ممبران نے بتایا کہ ہم نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی ہے اور ہمیں ہر لحاظ سے بہت اچھا لگا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان دونوں احباب سے ان کی فیملیز اور بچوں وغیرہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا میں سنگاپور کو پسند کرتا ہوں۔ سنگاپور کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام گیارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

قرغیزستان

اسکے بعد پروگرام کے مطابق ملک قرغیزستان سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ قرغیزستان سے بھی دو افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک وہاں کے صدر جماعت تھے اور دوسرے جامعہ احمدیہ غانا کے طالب علم آشیر علی غیاث بیگ صاحب تھے۔

صدر جماعت سلامت بیک کشتا بائیف صاحب نے بتایا کہ انہوں نے سال 2006 میں احمدیت قبول کی تھی اور اس وقت وہاں جماعت کے صدر ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کوشش کرتے رہیں اور بار بار اپلائی کرتے رہیں۔ کسی وقت اچھی لیڈرشپ ہوگی تو ہوجائے گی۔ اپنے پبلک رِلیشن بڑھائیں اور اپنے روابط وغیرہ کے پروگراموں کے لیے اگر بجٹ

نہیں ہے تو بجٹ بنائیں۔ صدر صاحب نے عرض کیا کہ قرغیزستان جماعت حضور انور کی خدمت میں سلام کہتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ”وعلیکم السلام“ نیز فرمایا ”میرا اسلام بھی اپنی جماعت تک پہنچائیں“

حضور انور نے ازراہ شفقت آشیر علی غیاث صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ غانا سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے بڑی اچھی اردو زبان سیکھ لی ہے۔ یہاں آپ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ کیا یہ غانا کے جلسہ کی طرح نہیں ہے۔ وہاں تو عورتیں اور مرد اپنے اپنے کھانے پکار ہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اور نظام ہے۔ لنگر خانہ میں صرف مرد کھانا پکار ہے ہوتے ہیں۔ یہاں بعض پابندیاں ہیں جب کہ وہاں آزادی ہے۔ اور سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مختلف طرز پر لنگر کا نظام جاری ہوتا ہے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ غانا میں تعلیم حاصل کرنے والے رشین ممالک کے طلبا کے کھانے کے انتظام کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور فرمایا اس بارہ میں میں نے ہدایات دی تھیں اور اب انتظام پہلے سے بہتر ہے اور آپ کے مزاج اور ضرورت کے مطابق کھانا مہیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ کرے کہ وہاں کے حالات بہتر ہوں تو میں آپ کے ملک کا وزٹ کروں۔ قرغیزستان کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں دونوں احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت دونوں احباب کو الیس اللہ کی انگوٹھی اور قلم عطا فرمائے۔

البانیا

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ امسال البانیا سے 48/افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 19 احمدی اور 29 غیر احمدی البانین تھے۔ یہ لوگ بذریعہ بس 43 گھنٹوں کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ان میں حکومت کی طرف سے بھی دو نمائندگان آئے تھے جن میں مسز لوریٹا کونومی، چیئرمین آف سٹیٹ کمیٹی آن cults اور مسٹر سرویٹ گورا، جو اسی ادارہ کے بورڈ کے رکن ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب سے حال دریافت فرمایا اور اسکے بعد کمیٹی آن کلٹس کی صدر صاحبہ نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ البانیہ میں یہ ادارہ حکومت اور مذہبی اداروں کے مابین کوآرڈینیٹر کا کام کرتا ہے اور ملک میں مذہبی رواداری کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کرتا ہے۔ موصوفہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ مذہبی رواداری کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کیا کام کر رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ میرا کوئی لیکچر سنیں جو میں مختلف سیمناروں میں کرتا ہوں تو اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ ہم مذہبی امن کے قائل ہیں۔ تمام مذاہب کو اکٹھے بیٹھ کر تبادلہ خیالات کرنا چاہئے۔ ہم کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں جن میں مختلف مذاہب کے علما کو مدعو کرتے ہیں، انکا استقبال کرتے ہیں اور انہیں اسلام کی امن پسند تعلیم سے روشناس کرتے ہیں اور یہ ہماری کوئی آج کی کوشش نہیں بلکہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی باقاعدہ ایک کتاب ہے جو آپ کا ایک جلسہ بین المذاہب کے موقع پر لیکچر تھا۔ بعد میں آپ علیہ السلام کا یہ خطاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کے عنوان سے کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔ یہ کتاب آپ ہماری مرکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم انسانی اقدار کے قائل ہیں اور اسلام کے حوالہ سے ان کو پھیلاتے ہیں۔ اگر انسانی اقدار نہ ہوں تو مذہب کی صحیح رنگ میں پابندی نہیں کی جاسکتی ہے۔

اسکے بعد موصوفہ مسز کونومی صاحبہ نے سوال کیا کہ آج کل دنیا میں دہشت گردی بہت پھیل رہی ہے، خصوصاً نوجوان طبقہ اس طرف مائل ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت اس مسئلہ کو حل کرنے میں دعاؤں کے علاوہ جو آپ کرتے ہیں، عملاً کیا اقدام کرتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام غیر احمدی مسلمانوں تک بھی پہنچائیں۔ ہم اپنی امن کانفرنسوں میں غیر احمدی مسلمان احباب کو بھی مدعو کرتے ہیں۔ ہم کسی کو زبردستی تو نہیں منوا سکتے۔ نہ ہی ہمارے پاس کوئی حکومت ہے کہ ہم حکومتی سطح پر اپنا ماڈل پیش کر سکیں۔ لیکن ہماری استعداد اور وسائل کے مطابق ہم اس مسئلہ کی اصل حقیقت مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم اپنی جماعت میں بھی صحیح اسلامی تعلیم راسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کوئی احمدی نوجوان شدت پسندی نہیں اختیار کرتا۔

بعد میں موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ: میں نے حضور انور کے لجنہ کی مارکی میں بیان فرمودہ خطاب کو بھی سنا اور اختتامی خطاب کو بھی۔ میں حضور انور کے اختتامی خطاب سے خاص طور پر بہت متاثر ہوئی۔ آج کی دنیا میں جب کہ ہر طرف جنگ و جدال کی بات ہو رہی ہے اور اتنے مضبوط اور مستحکم انداز میں امن کی تعلیم کو پھیلانا یقیناً قابل تحسین ہے۔ مجھے حضور کی یہ بات بہت پسند آئی کہ ایک عورت کو سب سے زیادہ اپنے بچوں کی تربیت کی فکر کرنی چاہئے۔

Rexhep Doka صاحب البانیا کے ایک غیر احمدی مسجد کے امام ہیں۔ موصوف نے دورانِ ملاقات اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: 41 ہزار سے زائد افراد تین دن تک جمع رہے اور کسی بھی قسم کی بدمزگی کا احساس نہیں ہوا۔ یہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی مسجد میں اس طرح کے جلسے ہوتے ہیں؟ موصوف نے کہا کہ اتنی تعداد میں تو نہیں ہوتے اور اس منظم انداز میں بھی نہیں ہوتے۔

البانیا سے آنے والے ایک مہمان Dalip Gjergji صاحب جو گزشتہ سال بھی جلسہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور نے ان سے پچھلے سال اور اس سال کے جلسہ میں فرق کے بارہ میں پوچھا۔ موصوف نے کہا: دونوں دفعہ وہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئے اور حضور انور کے خطابات نے ان کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے جس کی وجہ سے موصوف نے جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ ان کے بیٹے جو کہ اس ملاقات میں موجود تھے، نے پچھلے سال بیعت کی۔ حضور انور نے ان کو ایمان اور استقامت کی دعا دی۔

اسکے بعد Rexhep Doka صاحب نے حضور انور سے سوال کیا کہ پیشگوئیوں میں لکھا ہے کہ امام مہدی آئیں گے اور چند سال دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ لیکن آپ مانتے ہیں کہ وہ آچکا ہے تو ابھی تک قیامت کیوں نہیں آئی؟

اسکے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قیامت کب آئے گی اس کا معین علم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ میں صرف چند نشانیاں ہی بتا سکتا ہوں۔ نیز اگر امام مہدی نے قیامت کے اتنا قریب آنا تھا تو وہ کیا کام کرے گا؟ جب وہ البانیا آئے گا تو وہاں کے لوگوں کو کہے گا کہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ابھی مجھے افریقہ کے جنگلوں میں بسنے والے لوگوں کے پاس بھی جانا ہے۔ پھر مسیح موعود کہے گا کہ مجھے صلیبیں بھی توڑنی ہیں اور پھر خنزیروں کو قتل کرنا ہے۔ اب جرمنی میں ہی خنزیروں کے اتنے فارمز ہیں کہ اسی میں اس کا وقت صرف ہو جائے گا۔ اس طرح سے قربِ قیامت میں آکر وہ کیا کرے گا؟ دوسری طرف دنیا کی حالت دیکھیں کہ اخلاقی لحاظ سے کتنی بگڑتی جا رہی ہے۔ اتنے کم وقت کے لیے آکر امام مہدی نے کیا کام کرنا ہے۔ حشر کے دن جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے پوچھے گا کہ کیوں ایمان نہیں لائے تھے تو وہ تو کہیں گے ہمارے پاس امام مہدی تو آیا ہی نہیں تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن مجید کی سورہ تکویر میں بھی امام مہدی کے آنے کی علامات کا ذکر ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی علامات قیامت کی بیان فرمائی ہیں۔ ان سب کو پڑھنا چاہئے اور عقل کی روشنی میں جائزہ لینا چاہئے۔ جیسے دجال کی اور دجال کے گدھے کی پیشگوئی ہے اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کی پیشگوئی ہے جس کا ذکر میں نے جلسہ میں بھی کیا تھا اور بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں یہ پوری ہوئی اور اس خبر کو اس وقت کے مشرق و مغرب کے اخباروں نے شائع بھی کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ امام مہدی کا ظہور ایسے وقت میں ہونا تھا جب دنیا ترقی کر چکی ہوتی۔ علم پھیل چکا ہوتا۔ لوگوں میں عقل کی روشنی میں استنباط کرنے کی صلاحیت بڑھ جائے گی۔ امام مہدی کے متعلق پیشگوئیوں کو لفظاً لفظاً نہیں لینا چاہئے۔ بلکہ علم اور عقل استعمال کرتے ہوئے ان استعارات میں موجود حقیقت کو پہچاننا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کا علم اتنا وسیع نہیں ہوا تھا، ان پیشگوئیوں کو استعارات کے رنگ میں ہی بیان کیا جاسکتا تھا۔

اس کے بعد ’مارلگلین بیجا‘ جو کہ ایک زیر تبلیغ مسلمان نوجوان ہیں، انہوں نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ امام مہدی قیامت سے صرف 40 سال قبل آئے گا تو دور دراز ملکوں میں بسنے والے لوگوں کو اس کی آمد کا کیسے علم ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آج ہم البانیہ میں رہنے والے لوگوں نے ان کو قبول کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہی تو کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے ہوئے 14 سو سال گزر گئے اور ابھی تک

کلامُ الامام

”تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

قیامت نہیں آئی۔ اسی لیے آپ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں علم ہوگیا۔ تاہم آج بھی دنیا میں کئی ایسے دور دراز کے علاقے ہیں، افریقہ میں بھی اور دوسرے براعظموں میں بھی جن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام بالکل نہیں پہنچا۔ جنہیں اسلام کے بارہ میں کچھ علم نہیں 14 صدیاں بہت لمبا عرصہ ہوتا ہے جبکہ امام مہدی کے متعلق تو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کی آمد کے 40 سال بعد قیامت آجائے گی۔ اس طرح سے اس کو تو اسلام کی اشاعت کا بالکل بھی وقت نہیں ملے گا۔ اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کوئی دو مختلف اشخاص نہیں بلکہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں موجود ایک دوست فیرٹ بکسی صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ نیز انہوں نے جلسہ سالانہ کے نہایت اعلیٰ انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے حضور انور اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہ حضور انور کے روبرو بیٹھے ہوئے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ مجھے دین کا زیادہ علم نہیں۔ اور میرے سے پہلے دونوں دوستوں نے ماضی کے حوالے سے سوالات کیے ہیں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ مستقبل کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد دراصل اسلام کے مستقبل کے لیے ہے جبکہ مادی ترقیات کے ساتھ حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیلنا تھا۔ اب امام مہدی کے ذریعہ ہی، یعنی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ چنانچہ دنیا کے دور دراز علاقوں میں بھی لوگوں نے اسلام احمدیت کو قبول کیا جن میں عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شامل ہیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردوں کو مصافحہ اور وفد کے تمام احباب کو تصاویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

تصاویر کھچواتے وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Rexhep Doka صاحب سے کہا کہ آپ ایک مسجد کے امام ہیں۔ مسجد میں آنے والوں کو بنیادی امور کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں کہ لوگوں کے ساتھ کیسے امن کے ساتھ رہنا چاہئے۔ انسانی اقدار کیسے قائم رکھنی چاہئیں۔

وفد کی ایک اور ممبر Kadrie Shparthi صاحبہ کے متعلق البانیا کے مبلغ نے بتایا کہ انہیں کینسر ہے اور حضور انور سے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''اللہ فضل فرمائے۔''

ایک بچے گیری کوستوری کے متعلق مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ انہیں بولنا نہیں آتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کے گال پر ہاتھ پھیرا اور اسے دعا دی۔

مبلغ نے وفد میں شامل ایک دوسرے بچے عزیزم فلوگرٹ راماج کے متعلق بتایا کہ وہ بہت زیادہ ہکلاتے ہیں۔ حضور انور نے اس بچہ کو بھی دعا دی۔

دوران ملاقات ایک بچی ہالہ احمد حضور انور کے پاس آئی اور حضور کے قدموں میں بیٹھنا چاہا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس بچی کو اجازت دی۔ چنانچہ ملاقات کے دوران یہ بچی وہیں بیٹھی رہی۔ یہ ملاقات بارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملیشیا

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تبلیغ ہال میں تشریف لے آئے جہاں ملک ملیشیا سے آنے والے وفد کی ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ ملائشیا سے امسال گیارہ احمدی افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا تھا۔

حضور انور نے وفد کے ممبران سے تعارف حاصل کیا اور نوجوانوں سے ان کی تعلیم اور کاموں کے بارہ میں پوچھا۔ نوجوانوں نے باری باری اپنی تعلیم اور اپنی ملازمت کے حوالہ سے بتایا۔ جلسہ کے حوالہ سے حضور انور کے استفسار پر سبھی نے اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور ہم سب بہت خوش ہیں ہمیں بہت اچھا لگا ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ ہماری بڑی اچھی طرح مہمان نوازی ہوئی اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ ایک بچی نے عرض کیا کہ میرے ماں، باپ بھائی بھی جلسہ میں شامل ہیں۔ ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا اور ہمارا خیال رکھا گیا۔ ایک خاتون نے اپنے خاوند کی طرف سے سلام عرض کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''وعلیکم السلام''

ملائشیا کے وفد کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے باری باری تصاویر بنوائیں۔

قزاقستان

ملائشیا کے وفد سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک قزاقستان سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ قزاقستان سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں 2011 میں لندن جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ 2014 میں قادیان جلسہ پر گیا تھا اور اب اس سال یہاں آیا ہوں۔ جو روحانیت جلسہ کے ایام میں میں نے یہاں محسوس کی ہے، اس کی دنیا میں بہت کمی ہے۔ اگر لوگوں کو یہ سمجھ آجائے تو دنیا میں امن ہی امن ہو۔

قزاقستان سے انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ غانا میں تعلیم حاصل کرنے والے دو طلبا بھی اس وفد میں شامل تھے۔ دونوں طلبا نے بتایا کہ وہ درجہ اولیٰ کے طالب علم ہیں۔ دونوں اردو زبان میں بات کر رہے تھے۔ حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ دونوں نے بڑی جلدی اردو سیکھ لی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جامعہ غانا میں آپ کی ضرورت کے مطابق کھانے کا انتظام بھی ہوگیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب میں افریقہ میں تھا تو وہاں پاکستانی کھانا نہیں ملتا تھا تو غانا کا لوکل کھانا کھانا پڑتا تھا۔ واقفین زندگی کو سخت جان ہونا چاہئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان دونوں طلبا سے فرمایا کہ جامعہ کی رخصتوں میں ہر سال ایک ماہ کے لیے آجایا کرو اور مجھے مل لیا کرو۔ جرمنی آجاؤ۔ یوکے آجاؤ اور ایک ماہ میرے پاس گزارو۔ بجائے اس کے کہ اپنے ماں باپ کے پاس گزارو۔

قزاقستان میں جماعت کی رجسٹریشن کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کوشش کرتے رہیں۔ اپلائی کرتے رہیں شاید کوئی شریف آدمی آجائے اور رجسٹریشن ہوجائے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ کے طلبا کو الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔ ایک طالب علم کو اس کی والدہ کے لیے بھی انگوٹھی دی۔

ایک طالب علم عزیزم آئی جان، اپنی والدہ کا دوپٹہ اپنے ساتھ لائے تھے اور موصوف نے یہ دوپٹہ حضور انور کو دیتے ہوئے درخواست کی کہ حضور انور اسے متبرک کردیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کی ملاقات کے دوران یہ دوپٹہ اپنے ہاتھ میں لیے رکھا۔ حضور انور کی یہ محبت اور شفقت دیکھ کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور موصوف روتے رہے۔ موصوف آئی جان خود بیان کرتے ہیں:

میں نے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ جلسہ کے ماحول میں میں نے دیکھا کہ ہر ایک بلا امتیاز مذہب ایک دوسرے سے خوشی اور محبت سے مل رہا تھا اور ہر طرف بھائی چارے کا منظر تھا۔ جلسے کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلسہ ہمارے ملک میں بھی ہو۔ حضور انور نے مجھے بہت سے تبرک دیئے۔ حضور کے سامنے میں رونے لگا اور میری دھڑکن بہت تیز ہوگئی۔ میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ حضور کے ساتھ رہوں تاکہ ہمارا ایمان مضبوط ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے والدین، رشتہ دار سب اس جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کریں۔ جب میں گھانا میں تھا تو مجھے جلسہ سالانہ کی نعمت کا احساس نہ تھا میں اپنے ساتھ اپنی والدہ کا دوپٹہ متبرک کروانے کے لیے لایا تھا حضور انور نے بہت دیر یہ دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے رکھا۔ اسی طرح حضور نے مجھے انگوٹھی بھی تحفہ میں دی۔ میں بار بار حضور کو ملنا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے ہمیں ہر سال لندن آنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے خلیفہ کا بہت شکرگزار ہوں۔

ایک دوسرے طالب علم دورین صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے آج خدا کے فضل سے حضور انور سے ملاقات کا شرف ملا۔ میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں حضور انور سے ملاقات کروں۔ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں حضور سے ملاقات کر رہا ہوں اور آج الحمد للہ یہ خواب پوری ہوگئی۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں۔ میں پہلی بار جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ جلسہ نے مجھ پر بہت ہی روحانی اثر ڈالا۔ یہاں پر اخوت و بھائی چارے کا ماحول تھا اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں سے جلسہ کے متعلق دریافت کیا تو سب نے مثبت جواب دیا۔ سب نے جلسہ کے ماحول کی تعریف کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے تمام مسلمانوں سے الگ ایک اپنا مقام رکھتی ہے۔ میں ملک شام کے ایک عرب دوست سے ملا جو کہ مقدونیہ میں رہتے ہیں۔ میں نے جماعت احمدیہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جماعت

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

احمدیہ باقی تمام مسلمان فرقوں سے ممتاز مقام رکھتی ہے کیونکہ باقی فرقے انتہا پسندی کو بہت ہوا دیتے ہیں۔ پھر ایک دوست جو ماسکو میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا نام تھامس تھا ان سے ملاقات ہوئی اور اب وہ لتھوانیا میں رہتے ہیں انہوں نے مجھ سے اسلام احمدیت کے متعلق سوال کیا تو میرے جواب سے وہ بہت ہی مطمئن ہوئے۔

قاسیمو واگل نورا صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہم گیزن شہر میں مسجد کے افتتاح پر گئے تھے جہاں بہت ہی پیارا ماحول تھا۔ بہت ہی اعلیٰ معیار تھا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ قزاقستان میں رجسٹریشن کا مسئلہ حل ہو جائے اور ہم بھی اپنی مسجد تعمیر کر سکیں۔ تاکہ وہاں جماعتی پروگرام کیے جا سکیں اور بچوں کی تربیت کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہوں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے بہت ہی اچھا لگا اور ہم نے بہت زیادہ برکتیں سمیٹیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل فرمائے جنہوں نے اس جلسہ کے انتظامات میں حصہ لیا۔

عالم جان توکاموف صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کو امسال فیملی سمیت جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مجھے اس جلسہ کے ماحول سے بہت زیادہ اطمینان حاصل ہوا ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات خود بخود ادا ہونے پر بہت حیرانگی ہے کہ اتنے وسیع پیمانے پر کیے گئے ہیں مگر کوئی بدنظمی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے بغیر یہ سب کام کرنا ممکن نہیں۔ اسی طرح میں کارکنان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہ بخوشی اپنے اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔ کھانا بھی بہت مزے کا تھا اور مختلف قسم کا تھا۔ جلسہ کی حاضری بہت زیادہ تھی۔ 41 ہزار افراد کی حاضری غیر معمولی تھی۔ اسی طرح بیعت کی تقریب نے بھی دل پر بہت اثر کیا ہے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران ہمیں حضور انور سے باتیں کرنے کا موقع ملا اور حضور نے ہمیں اور ہمارے بچوں کے لیے تحائف عطا فرمائے۔ قزاقستان کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انڈونیشیا

اسکے بعد پروگرام کے مطابق انڈونیشیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ انڈونیشیا سے امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں 19 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا تھا۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ انہیں جلسہ سالانہ بہت اچھا لگا۔ لیکن ہمارے لیے ایک کمی رہی ہے کہ انڈونیشین زبان میں ترجمہ نہیں تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ آپ کے امیر صاحب کا قصور ہے وہ آدمی مہیا نہیں کرتے۔ امیر صاحب انڈونیشیا اس موقع پر موجود تھے۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ ہم انشاء اللہ العزیز کوشش کریں گے۔ ایک مبلغ کا تقرر لندن کے لیے ہو چکا ہے ویزا کی کارروائی پروسز میں ہے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کسی ایک مبلغ کو انڈونیشین زبان سکھانے کے حوالہ سے بعض انتظامی ہدایات دیں۔ وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ان کی جماعت میں جہاں ہماری مسجد ہے وہاں ساتھ والا پلاٹ بھی ہم نے خرید لیا ہے اور اب مسجد کی توسیع کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

ایک ممبر نے عرض کیا کہ جہاں تین احمدیوں کی شہادت کا واقعہ ہوا تھا میں بھی ان کے ساتھ اس موقع پر شامل تھا اور شدید زخمی ہوا تھا اور معجزانہ طور پر زندہ بچ گیا تھا۔ ڈاکٹرز نے سات گھنٹے کا آپریشن کیا تھا۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا ''اب آپ پکے احمدی ہو گئے ہیں۔''

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں انفارمیشن سکیورٹی کے شعبہ آئی ٹی میں کام کرتا ہوں اور اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔

ایک خاتون جب اپنا تعارف کروانے لگیں تو حضور انور نے فرمایا ''میں جانتا ہوں۔ یہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے پر آئی تھیں۔ پھر میرے دورہ کے دوران سنگاپور بھی آئی تھیں اور بعد میں جاپان بھی آئی تھیں۔ میں جہاں جاتا ہوں یہ وہاں پہنچتی ہیں۔''

ایک خاتون نے روتے ہوئے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں پہلے احمدی نہیں تھی۔ شادی کے بعد احمدی ہوئی ہوں۔ میں اپنے لیے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ یہ خاتون عاملہ لجنہ کی ممبر بھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے ہاں ابھی اولاد نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

ایک خاتون نے روتے ہوئے عرض کیا کہ میں حضور انور سے معافی چاہتی ہوں۔ میری ایک غیر احمدی شخص سے شادی ہوئی تھی۔ میرے دو بچے ہیں دونوں اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اس پر حضور انور نے امیر صاحب انڈونیشیا سے دریافت فرمایا کہ کیا ان کی معافی ہو چکی ہے۔ امیر صاحب انڈونیشیا نے عرض کیا کہ موصوفہ کی معافی ہو چکی ہے۔

ایک بچی نے عرض کیا کہ میں کالج میں پڑھتی ہوں۔ اپنی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرمایا سب باری باری آجائیں اور تصاویر بنوالیں۔ چنانچہ سب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے۔ انڈونیشین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

اسٹونیا

بعد ازاں ملک اسٹونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ اسٹونیا سے 7 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

ایک خاتون لمیس عبد الجلیل صاحبہ نے عرض کیا: میں ایک فلسطینی ہوں اور اسٹونین نوجوان سے شادی شدہ ہوں۔ میری تین بہنیں ہیں جو فلسطین سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لیے آئی ہوئی ہیں۔ میں دوسری دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے بارہ میں بہت سے شکوک و شبہات لے کر واپس گئی تھی۔ لیکن اس دفعہ میں نے اس جلسہ کے دوران بہت دعا کی کہ خدا تعالیٰ مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت دے اور اگر جماعت احمدیہ میرے لیے صحیح راستہ ہے اور زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے خود ہی ہدایت دے۔

چنانچہ اگلے دن ہی میں نے بیعت کر لی۔ میرا خاوند احمدی نہیں ہے۔ ابھی بچے نہیں ہیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ اتنے لوگوں نے میرے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور میرے احمدی ہونے کے لیے دعا کی۔ گزشتہ سال مجھے جلسہ کی ساری تقاریر سننے کا موقع نہیں ملا تھا۔ لیکن اس سال تمام تقاریر نہایت غور سے سنیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یقین میرے دل پر پختہ کر دیا کہ یہی جماعت سچی ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی اور تیسرے دن بیعت کی تقریب میں شامل ہوئی۔

موصوفہ نے عرض کیا: میں نے عورتوں کے درمیان ایسی محبت اور اخوت کا جذبہ پہلے کبھی کہیں محسوس نہیں کیا۔ مختلف ممالک سے آئی ہوئی خواتین سے میں نے تعلق بنایا جن سے شاید دوبارہ کبھی نہ مل سکوں لیکن ہمیشہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گی۔ میرا یقین ہے کہ میرا احمدی ہونا اور اس جماعت سے ملنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ میرے میاں کیلئے دعا کریں۔ والدہ کے لیے دعا کریں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: واپس جا کر اپنی والدہ کو بتائیں کہ میں نے بیعت کر لی ہے۔ آپ کا میاں تو اسٹونین ہے اس کو تو فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا کون سا مذہب ہے۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ میاں مسلمان ہے۔ دعا کریں کہ وہ بھی احمدی ہو جائے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

اسٹونیا سے ایک مہمان Laura Reintam صاحبہ جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے دورانِ ملاقات عرض کیا کہ میں ماسٹرز کر رہی ہوں اور میں نے اسلام قبول کیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کے بارہ میں مزید مطالعہ کریں۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں جب امام مہدی آجائے تو اسے قبول کر لینا اور اس کو میرا اسلام پہنچانا۔ پس آپ مزید مطالعہ کریں اور جماعت کی کتب پڑھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے والی بنیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کا وہ ترجمہ پڑھیں جو جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے وہ ترجمہ زیادہ لاجیکل ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔

بعد ازاں موصوفہ نے عرض کیا کہ میں جلسہ سالانہ کے انتظامات سے نہایت متاثر ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کی انتظامیہ نے ہر قسم کی صورتحال کے لیے پہلے سے سب کچھ سوچ رکھا تھا۔ ہر قسم کی ضرورت اور مسائل کا حل موجود تھا۔ ایک مہمان کے طور پر میری عزت بھی کی گئی اور میرا ہر طرح سے خیال بھی رکھا گیا۔ میں نے جلسہ سالانہ کے عمومی ماحول کو بہت عمدہ پایا۔ شاملین جلسہ پُرامن، دوستانہ اور مدد کرنے والے تھے۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ میری بہت

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سے اچھے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہ جماعت کے بارے میں اپنے تجربات پُر جوش طریقے سے بتاتے رہے۔ میں نے جلسہ کی تمام تقاریر سنیں اور بالخصوص امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے خوب حظ اٹھایا جو کہ موجودہ حالات کے بارہ میں تھے۔ ان خطابات کا پیغام بہت واضح تھا۔ ان میں نئے خیالات تھے اور نئی سمجھ تھی جو میں اپنے ساتھ واپس لے کر جاؤں گی۔ اس جلسہ کا پیغام اور امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے اور اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہے۔ یہ واقعی دل کو چھو جانے والا تجربہ تھا۔ ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اسٹونیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔

کوسووو

بعد ازاں ملک کوسووو سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات پایا۔ کوسووو سے 18 /افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں سے 17 احمدی احباب اور ایک غیر از جماعت خاتون تھیں۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے تمام ممبران کا حال دریافت فرمایا۔ اس کے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ ہر سال جلسہ پر آتے ہیں اور بڑا اچھا تاثر لے کر جاتے ہیں۔ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور نے ہمارے لیے مبلغ بھیجا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا مبلغ نے زبان سیکھ لی ہے۔ ممبران نے عرض کیا کہ مبلغ نے زبان سیکھ لی ہے اور بڑے مستعد اور فعال مبلغ ہیں۔

اس کے بعد ایک احمدی دوست Petrit Bytyci صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور کی تقاریر بہت اعلیٰ تھیں۔ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ خلافت کا پیغام ہر ایک کو پہنچا سکیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز عرض کیا کہ ہماری تعداد بڑھتی رہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب حضور اقدس ہمارے لیے دعا فرماتے رہیں۔

کوسووو کے ایک دوست Bezmir Yvesi نے عرض کیا کہ کوسووو میں تین مہینہ سے رولنگ پارٹی ختم ہوگئی ہے اور جو وجوہات بتائی جاتی ہیں وہ ذاتی مفادات ہیں۔ کیا حکومت کی بہتری اور انصاف پسند ہونے کے لیے کوئی دعا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور حکومت کو انصاف پر مبنی بنائے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ حکومت کے لیے ہمدردی رکھنا اور ایسی دعا کا خواہشمند ہونا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ انہوں نے بتایا: جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ کوئی ایک کمی بھی نظر نہیں آئی۔ تقاریر بھی بہت عمدہ تھیں۔

ایک اور دوست Agron Binakaj صاحب نے کہا جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ چالیس ہزار سے زائد افراد یہاں جمع تھے لیکن کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ تمام کام بڑے سکون کے ساتھ انجام پائے۔

وفد کے ایک ممبر Shaip Zeqiraj صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر جو نور ہے وہ آج تک کسی میں نہیں دیکھا۔ نیز موصوف نے کہا: خاکسار پوری دنیا کے لیے دعا کرتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنے ملک کے لیے بھی دعا کیا کریں۔

ایک ممبر البان زکی راج صاحب نے عرض کیا کہ جلسہ ماشاء اللہ بہت عمدگی کے ساتھ منظم کیا گیا تھا اور انتظامیہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ موصوف نے حضور کی خدمت میں تمام ممبران جماعت کوسووو کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کہ انکا بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک وصالح مربی سلسلہ بنائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

اس کے بعد وفد کے ایک ممبر Shkelqim Bytyci صاحب جو کہ کوسووو جماعت کے معلم ہیں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ نیز عرض کیا کہ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ مہمان نوازی کا بہت اعلیٰ طریق سے حق ادا کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوسووو جماعت کی تجنید دریافت فرمائی جس پر معلم صاحب نے بتایا کہ وہاں 132 /افراد پر مشتمل جماعت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوسووو میں 2 معلمین اور ایک مربی ہے۔ کوسووو چھوٹی سی جماعت ہے اور وہاں تین مشنری ہیں اس لئے کوشش کریں کہ تعداد کو بڑھائیں۔ اگلے سال تک جماعت کی تعداد کو 500 کریں پھر اسکے اگلے سال ایک ہزار ہوجائیگی۔ پھر اس سے اگلے سال دو ہزار ہوجائیگی اور اس طرح ہر سال بڑھتی جائیگی تو چار ہزار سے آٹھ ہزار تک پہنچ جائیگی۔

وفد کے ایک ممبر اُول کُلیشا صاحب نے عرض کیا کہ وہ پہلی دفعہ حاضر ہوئے ہیں اور ان کے لئے شامل ہونا باعث فخر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ عرصہ قبل ان کے والد وفات پا گئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ نیز عرض کیا کہ وہ باقاعدہ حضور کو دعائیہ خطوط لکھتے ہیں جس پر حضور کا خوبصورت جواب بھی آتا ہے جس کو پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔

وفد کے ایک ممبر بلییٔر زکی راج صاحب نے عرض کیا کہ وہ آج کل بے روزگار ہیں اور ہیومن ریسورسیز میں تعلیم حاصل کی ہے اور کام کی تلاش میں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک دوست آرتن ماوراج صاحب نے عرض کیا کہ خاکسار دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہے کہ خاکسار کام کے لئے انٹرویو کو چھوڑ کر جلسہ میں شمولیت کے لئے حاضر ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک ممبر دَردان رمضانی صاحب نے عرض کیا کہ وہ ہر دفعہ جلسہ جرمنی میں شامل ہوتے ہیں لیکن پچھلے سال نہیں آسکے نیز انہوں نے عرض کیا کہ کچھ ماہ قبل ان کی والدہ کی وفات ہوئی تھی اور پھر والد صاحب بھی داغ مفارقت دے گئے۔ والد گزشتہ سال جلسہ پر آئے تھے لیکن بیعت نہیں کر سکے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ رحم کا سلوک فرمائے۔

ایک دوست Jeton Bajra صاحب نے عرض کیا کہ وہ اپنی فیملی میں اکیلے احمدی ہیں اور باقی خاندان کے احمدیت میں شامل ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز عرض کیا کہ حضور انور کو تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب تصویر بنائیں تو اس وقت دے دیں۔

وفد میں شامل البینہ گاشی صاحبہ جو کہ آگرو بناکائی صاحب کی اہلیہ ہیں اور غیر احمدی ہیں، یہ پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں فرمایا کہ آپ آگے آجائیں۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا کام کرتی ہیں؟ موصوفہ نے عرض کیا کہ انہوں نے علم نفسیات میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ جلسہ کی تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ خاکسار احمدی تو نہیں ہے لیکن ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا نفسیات کے لحاظ سے عورتوں سے تعلق ہوگا۔ آپ ہماری احمدی عورتوں اور دوسری عورتوں میں کس طرح کا فرق دیکھتی ہیں، کیا ہماری عورتیں ذہنی دباؤ کا شکار ہیں؟ موصوفہ نے جواب دیا کہ جہاں تک تقاریر کا تعلق ہے وہ سننے کے لحاظ سے اچھی تھیں لیکن عملی طور پر اس لحاظ سے کمی تھی کیونکہ مرد اور عورتیں علیحدہ علیحدہ تھے۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لجنہ کی طرف گئی تھیں؟ موصوفہ نے جواب دیا کہ وہ لجنہ کی طرف نہیں جاسکیں۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔
(سنن ابن ماجه)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے
جیسے کسی زندہ در گور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داوٗد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

العزیز نے فرمایا: آپ نے مردوں میں بیٹھ کر کس طرح معلوم کرلیا کہ مردوں اور عورتوں میں برابری نہیں ہے۔ عورتوں میں جاکر معلوم کرتیں کہ وہ خوش ہیں کہ نہیں۔ برابری ہے یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سوشل سائنس میں دو نظریئے ہوتے ہیں۔ آپ نے صرف آدھا دیکھا ہے تو آپ نے کس طرح یہ نتیجہ نکال لیا کہ عملی طور پر کمی تھی۔ اگر جاکر دیکھتیں اور پھر کوئی کمی نظر آتی تو اعتراض بنتا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی نماز ہونے والی ہے۔ آپ عورتوں میں جاکر بیٹھیں، ان سے بات چیت کریں اور پھر دیکھیں کہ کیا ان کو کوئی احساس کمتری یا ذہنی دباؤ تو نہیں۔ کیا وہ علیحدہ بیٹھ کر خوش ہیں یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری عورتیں کام بھی کرتی ہیں مرد ڈاکٹر حضرات کے ساتھ بھی کام کرتی ہیں۔ ان میں ٹیچرز بھی ہیں۔ سائنس کے شعبہ سے بھی تعلق ہے اور بعض دوسرے پروفیشن بھی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یہ سب پردے کی رعایت رکھتے ہوئے مردوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ اسی طرح جہاں مذہبی مواقع ہوں وہاں وہ علیحدہ رہ کر آزادی کے ساتھ اپنے پروگرام کرتی ہیں۔ عورتوں کے جلسہ گاہ میں ان کی اپنی تقاریر تھیں۔ انہوں نے اپنے پروگرام کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ مرد اور عورتوں کے کاموں کی تقسیم کار ہے۔ مَیں مختلف جگہوں پر اپنے ایڈریسز میں بتا چکا ہوں کہ ہماری جماعت میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں کا معیارِ تعلیم زیادہ ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ عورتیں آزاد ہیں تو ہی زیادہ بہتر تعلیم حاصل کررہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ جب اگلی بار آئیں تو سوالات تیار کرکے لائیں اور مردوں اور عورتوں دونوں سے سوالات کریں اور پھر دیکھیں کہ دونوں میں زیادہ کون تعلیم یافتہ ہے؟ آپ سوالات لیکر آئیں اور انٹرویوز کریں۔ اس کے بعد موصوفہ نے پردہ کی ضرورت کے بارہ میں سوال کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پردہ کی بحث لمبی ہے۔ ایک دُنیاوی علم ہے اور ایک مذہبی علم ہے اور مذہبی تعلیم ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات ہم نے ماننی ہے اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مردوں کی نفسیات بھی دیکھنی چاہئے۔ قرآن کریم نے پہلے مردوں کو کہا ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور پھر عورتوں کو کہا ہے کہ وہ پردہ کریں۔ مرد عورتوں کو دیکھتے رہتے ہیں جبکہ عورتیں ایسا نہیں کرتیں۔ اسکے باوجود عورتوں کو کہا ہے کہ احتیاط کریں، مردوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سے بات کرکے مَیں محظوظ ہوا ہوں۔ ملاقات کے اختتام پر وفد کے ممبران نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

پُرتگال

اس کے بعد پرتگال سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پرتگال سے 11 ر افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی 2017 میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس وفد میں جماعت احمدیہ پرتگال کے ایک دوست جناب پروفیسر پاؤلو دِی مورائش بھی شامل تھے۔ یہ پرتگال کے دوسرے بڑے شہر پورٹو کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور گزشتہ سال ملک کے صدارتی انتخابات میں اہم امیدوار تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروفیسر صاحب سے حال وغیرہ دریافت فرمایا اور فرمایا کہ شاید آپ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس پر پروفیسر صاحب نے بتایا کہ وہ امسال پیس سمپوزیم میں شامل ہوئے تھے اور انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا تھا۔ پروفیسر صاحب نے بتایا کہ اب انہیں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ حضور کا پیغام بہت ہی پیارا، خوبصورت اور پُرامن تھا اور میری خواہش ہے کہ آپ پرتگال آئیں اور ہمارے ملک میں بھی یہ پیغام دیں۔ آپ کا یہ پیغام بہت مفید ثابت ہوگا۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ وہ اس کے لئے پارلیمنٹ میں یا کسی یونیورسٹی میں حضور کے وزٹ اور خطاب کا انتظام کرواسکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’مَیں ضرور آؤنگا اور اگر پارلیمنٹ میں انتظام نہ بھی ہو سکے تو کسی ہوٹل میں اس کا انتظام کیا جاسکتا ہے اور سیاسی عمائدین کو وہاں بھی مدعو کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد محمد صالح طورے صاحب نے بتایا کہ حضور میرا تعلق گنی بساؤ سے ہے اور پرتگال میں قیام پذیر ہوں اور اڑھائی سال سے بطور مبلغ کام کررہا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صالح صاحب نے بتایا کہ انہوں نے جامعہ احمدیہ گھانا سے تعلیم حاصل کی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی لئے آپ انگلش بول رہے ہیں کہ آپ جامعہ گھانا سے پڑھے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ایک اور ممبر عبد اللہ سیسے صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے ہیں اور کب بیعت کی؟ موصوف نے بتایا کہ حضور میرا تعلق گنی بساؤ سے ہے لیکن پرتگال میں قیام پذیر ہوں اور دو سال قبل مَیں نے بیعت کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیسے صاحب نے عرض کیا کہ اُن کی فیملی احمدی ہے اور گنی بساؤ میں مقیم ہے۔ نیز موصوف نے عرض کیا کہ میرے مرحوم بھائی اور فیملی کے دیگر افراد کو احمدیت کی وجہ سے بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ جیل میں بھی ڈالا گیا لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ خلیفہ وقت کو دیکھیں اور ملاقات کریں۔ وہ تو خلیفہ وقت کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکے لیکن ان کا یہ خواب آج اس طرح پورا ہورہا ہے کہ مجھے حضور انور کو دیکھنے اور ملاقات کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ عبد اللہ سیسے صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے ملک گنی بساؤ میں مبلغین کو بھجوانے کی بہت ضرورت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ وہاں کے نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ بھجوائیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کرکے واپس اپنے ملک میں کام کرسکیں۔ عبداللہ سیسے صاحب نے عرض کیا کہ ہمیں پاکستانی تجربہ کار مبلغین کی بھی ضرورت ہے۔ وہاں اس وقت ایک پاکستانی مبلغ موجود ہیں لیکن ہمیں گنی بساؤ میں ایک سے زیادہ پاکستانی مبلغین کی ضرورت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے پوری دُنیا کو مبلغین دینے ہیں اور جُوں جُوں مبلغین تیار ہورہے ہیں انہیں مختلف ممالک میں بھجوایا جارہا ہے۔ آپ بھی نوجوانوں کو تیار کرکے جامعہ احمدیہ بھجوائیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کی خدمت کرسکیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد صالح طورے صاحب مبلغ سلسلہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ لگتا ہے کہ پرتگال سے زیادہ گنی بساؤ میں مبلغین کی ضرورت ہے کیوں نہ آپ کو واپس گنی بساؤ بھجوادیا جائے۔ اس پر محمد صالح طورے صاحب نے کہا جیسے حضور کا حکم ہو، مَیں حاضر ہوں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عرب احمدی دوست عمر بورغ صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ لگتا ہے آپ پہلے مجھ سے مل چکے ہیں؟ اس پر عمر بورغ صاحب نے بتایا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے لیکن پرتگال میں قیام پذیر ہوں اور سال 2013 میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سپین میں مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا کی افتتاحی تقریب کے موقع پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟ کیا پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی ہے؟ موصوف نے بتایا کہ مجھے پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے دل کو اطمینان اور سکون حاصل ہوا۔

پرتگال میں رہائش پذیر گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست صالح گانو صاحب کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق ملی انہوں نے بتایا کہ

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

یہاں آنے سے پہلے بالکل مطمئن نہیں تھا اور میرے دل و دماغ میں کئی شکوک و شبہات تھے لیکن یہاں کے ماحول اور خلیفہ وقت کے خطابات کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ خلیفہ وقت اپنے خطابات کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ حضور انور کے خطابات سن کر میرا دل اب مطمئن ہوگیا اور مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارہ میں آگاہی ہوئی۔ چنانچہ مجھے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ موصوف نے کہا ہماری گنی بساؤ کی قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے اسے بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ اس سچائی کو تسلیم کرسکیں۔

گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ابوبکر سانیا جو پرتگال میں پبلک سکیورٹی میں ماسٹر کررہے ہیں، ان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پرتگال میں ہی قیام کریں گے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ حکومت گنی بساؤ کے وظیفہ پر تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں اور واپس جاکر اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا بہت اچھا فیصلہ ہے۔ آپ کو واپس جاکر ملک کی خدمت کرنی چاہئے۔ موصوف نے بتایا کہ سکیورٹی کے جو انتظامات انہوں نے جلسہ کے موقع پر دیکھے ہیں وہ بہت ہی منفرد تھے۔ چالیس ہزار کے مجمع کو سنبھالنا اور وہ بھی پولیس کی مدد کے بغیر یہ ان کے لئے ایک غیر معمولی بات ہے۔ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا تو ایک اسٹیٹ کے لئے بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کا کوئی نہ کوئی واقعہ ہوجاتا ہے۔ یہاں مجھے جلسہ کے دوران پولیس کا کوئی شخص دکھائی نہیں دیا۔ اس کے باوجود کسی کو دوسرے سے لڑتے نہیں دیکھا بلکہ تمام لوگ پیار، محبت اور اخوت کے جذبہ سے سرشار نظر آئے۔ اس بات نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ نیز بتایا کہ ہمارے افریقہ کے ممالک میں اگر پولیس کی مدد بھی شامل ہو تب بھی اس طرح کا پُرامن اجتماع کروانا ممکن نہیں ہوتا۔

پرتگال میں رہائش پذیر مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست محسن زُبدی صاحب کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ واپسی کی جلد ٹکٹ کی وجہ سے ان کی پرتگال کے وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات نہیں ہوسکی۔ جانے سے پہلے انہوں نے آڈیو پیغام میں جماعت اور خلیفہ وقت سے اپنے پیار اور محبت کا اظہار کچھ اس طرح کیا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکرگزار ہوں جس نے مجھے سچے، حقیقی اور مطہر اسلام کی راہ دکھائی جو میں نے کہیں اور نہیں پائی۔ میں نے احمدیت میں سچی اخوت اور مل جل کر کام کرنے کی روح دیکھی جو شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتی ہے۔ میں اس وقت کے لیے جو میں نے ان دنوں یہاں گزارا ہے شکرگزار ہوں کیونکہ میں نے اسلام کے بارہ میں یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر خلیفہ وقت سے ملاقات کا موقع تو نہیں مل سکا لیکن میں ان کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگلی دفعہ ضرور ملاقات ہوگی۔ شکریہ احمدیہ۔ مع السلام"

پرتگال کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں شارجہ، قادیان، البانیا، دوبئی، فن لینڈ اور ملک مالٹا سے تعلق رکھنے والی چار فیملیز کے دس افراد اور دو احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ظفر اسلام خان صاحب جماعت Dreieich جرمنی کے والد محترم مکرم عبدالسلام ناصر صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم نے 24/اگست 2017 کو بعمر 86 سال وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مَیں اس وقت چند نکاحوں کا اعلان کروں گا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 16 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(1) عزیزہ ھبۃ الوحید بنت مکرم محمد احمد صاحب مرحوم آف فورٹ عباس پاکستان کا نکاح عزیزم عدنان احمد مربی سلسلہ اسلام آباد پاکستان ابن مکرم ناصر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(2) عزیزہ رغبیہ ظہور چوہدری بنت مکرم چوہدری ظہور الٰہی صاحب آف فرانس کا نکاح عزیزم چوہدری اسامہ احمد مربی سلسلہ فرانس ابن مکرم چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(3) عزیزہ ناجیہ نگار بنت مکرم مبشر احمد صاحب شہید آف جرمنی کا نکاح عزیزم تلمیذ احمد بٹ ابن مکرم رفیق احمد بٹ صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

(4) عزیزہ حنا احمد بنت مکرم مبشر احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم نجیب احمد شاہد ابن مکرم مبارک احمد شاہد صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

(5) عزیزہ فریحہ محمود بنت مکرم میاں طارق محمود صاحب آف اٹلی کا نکاح عزیزم دانش محمود ابن مکرم شاہد محمود صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

(6) عزیزہ عظمیٰ افضل بنت مکرم افضل محمد صاحب آف اٹلی کا نکاح عزیزم سجاد حیدر صاحب ابن مکرم اشرف محمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

(7) عزیزہ نادیہ رباب بنت مکرم مقبول احمد صاحب آف ربوہ کا نکاح عزیزم اشعر احمد ابن مکرم محمد سلیم صاحب آف راولپنڈی پاکستان کے ساتھ طے پایا۔

(8) عزیزہ اقراء خلیل بنت مکرم خلیل احمد صاحب آف ربوہ کا نکاح عزیزم محمد اسماعیل خالد ابن مکرم محمد اقبال صاحب آف کُنری سندھ پاکستان کے ساتھ طے پایا۔

(9) عزیزہ تہمینہ صدف مرزا بنت مکرم نصیر احمد مرزا صاحب آف کینیڈا کا نکاح عزیزم شہزاد بشیر ابن شہباز احمد صاحب آف یوکے کے ساتھ طے پایا۔

(10) عزیزہ غزالہ خالد واقفہ نَو بنت مکرم ندیم احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم شہزاد احمد عارف ابن مکرم طارق کریم عارف صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

(11) عزیزہ نجم السحر شریف بنت مکرم شریف احمد صاحب آف سویٹزرلینڈ کا نکاح عزیزم وفا محمد مربی سلسلہ سویٹزرلینڈ ابن مکرم افضل محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(12) عزیزہ سائرہ خلیل بنت مکرم خلیل احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم باسل اسلم متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم محمد اسلم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(13) عزیزہ آصفہ وسیم جاوید بنت مکرم وسیم احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم انس احمد جاوید متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم محمد جاوید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(14) عزیزہ فریحہ خالد بنت مکرم فرید احمد خالد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم نورالدین اشرف متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم محمد اشرف ضیا صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ طے پایا۔

(15) عزیزہ شمائلہ اعجاز واقفہ نو بنت مکرم اعجاز احمد انور صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم محمد عدنان واقف نو ابن مکرم محمد اشرف تارڑ صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

(16) عزیزہ سلمیٰ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزم نوید احمد ابن مکرم شعیب احمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

میری والدہ محترمہ خورشیدہ رقیہ صاحبہ!

(سلیمہ یداللہ بھنو، اہلیہ مکرم احمد یداللہ بھنو صاحب، آف لندن)

میری والدہ محترمہ خورشیدہ رقیہ صاحبہ اہلیہ مولانا منظور احمد صاحب آف گھنو کے جچہ درویش کی پیدائش بنارس میں 15 مارچ 1941 کو ہوئی۔آپکے والد کا نام عبدالحکیم صاحب تھا اور والدہ کا نام مشیدہ بیگم اور دادا خان عبدالعلیم صاحب تھے۔

والدہ صاحبہ حضرت مرزا کبیرالدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں جن کا شجرہ نسب مرزا غالب کے خاندان سے جا کر ملتا ہے۔ چھوٹی عمر میں ہی سر سے والدین کا سایہ اُٹھ جانے کے باعث آپکی پرورش اپنے ننہیال میں ہوئی۔آپکی شادی والد صاحب مولانا منظور احمد صاحب آف گھنو کے جچہ درویش مرحوم کیساتھ اگست 1956 میں لکھنؤ میں ہوئی۔

والد صاحب بیان کرتے تھے کہ میری بیوی خورشیدہ نے لکھنؤ جیسے شہر میں پرورش پانے کے باوجود مسکرہ جیسے دیہات میں مشکلات اور مصائب میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔ کچّے مکان میں بہت دفعہ سانپ ادھر اُدھر پھرتے نظر آجاتے تھے لیکن انھوں نے مجھ سے کبھی یہ شکوہ نہیں کیا کہ مجھے کس جنگل میں لے آئے ہیں۔

والدہ صاحبہ بہت باہمت اور ذہین والد صاحب نے بتایا کہ امروہہ میں ایک مرتبہ جبکہ وہ دورے پر تھے،آپ کی عدم موجودگی میں کچھ چور گھر میں آ گئے۔ والد صاحب نے بتایا کہ میری بیوی نے ہوشیاری سے کام لیا اور قدرے بلند آواز سے کہا کہ دیکھو باہر کون ہے۔اور اسکی یہ آواز سنکر چور بھاگ گئے۔والد صاحب جب گھر آئے تو انھیں اس واقعہ کے بارے بتایا گیا تو انھوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

3/مئی 1963 کو آپکو ایک شدید صدمہ پہنچا۔ آپکا اکلوتا بیٹا جسکی عمر 10 ماہ تھی وفات پا گیا۔آپ نے اس صدمہ کو بہت ہی صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔آپ ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہتیں۔

والدہ صاحبہ نے ہمیشہ اپنا وقت صبر شکر اور قربانیاں دیکر گزارا۔ والد صاحب کی ایک لمبا عرصہ فیلڈ میں بطور مبلغ ڈیوٹی رہی کیسے بھی حالات ہوں آپ نے والد صاحب کا ساتھ دیا اور ہر حال میں جماعت کی خدمات کو مقدم رکھا۔

1997 میں آپ کو فالج ہوا لیکن آپنے بالکل ہمت نہیں ہاری۔2013 تک اپنے بہو بیٹے اور پوتوں کو اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر کھلاتی رہیں۔سبھی رشتہ داروں سے بہت پیار کا سلوک کیا کرتی تھیں۔ جلسہ سالانہ 2017 میں آنے والے مہمانوں کیلئے آپ نے ابھی سے تیاری شروع کر دی تھی۔لیکن اچانک گر جانے کی وجہ سے لاچار ہو گئیں۔آپ بیماری کے باوجود بلا ناغہ تہجد اور پنجوقتہ نمازیں ادا کرتیں۔خلافت سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں۔ جب بھی لندن مجھ سے ملنے آتیں تو حضور انور سے ضرور ملاقات کرتیں۔گزشتہ سال اپنے نواسے عزیزم جاوید بھنو کی شادی میں شرکت کی غرض سے مراکو گئیں۔ شادی کے بعد آپ لندن بھی گئیں اور اگست 2017 میں حضور انور سے ملاقات کا شرف بھی ملا۔

آپ بہت ہی سادہ طبیعت، دعا گو اور ہر ایک سے محبت کرنے والی تھیں۔لوگوں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتی تھیں اور انکے لیے دعائیں کرتی تھیں۔آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ مہمانوں کے کھانے پینے اور آرام کا پورا خیال رکھتی تھیں۔آپ مجسم محبت تھیں۔جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کا اس قدر جذبہ تھا کہ باوجود بیماری کے سب سے پہلے اُٹھتیں اور سب سے آخر میں سوتیں۔ جو بھی آپ سے ملنے آتا اسکو کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور دیتی تھیں۔ ہر غریب کا خیال رکھتیں اور خاموشی سے انکی مالی مدد بھی کرتی تھیں۔ بلا ناغہ ایم۔ٹی۔اے دیکھتی تھیں۔ ہر جمعہ حضور کے خطبہ کا انتظار رہتا۔ جمعہ کے دن بہت خوش رہتیں کہ آج حضور کا خطبہ آنا ہے۔ جب خطبہ سن لیتیں تو چہرہ پر ایک سکون آجاتا اور پھر حضور نے کیا کیا ارشاد فرمایا اسکے بارے میں اپنی اولاد سے ذکر کرتیں۔آپ کا قادیان کے علاوہ کہیں بھی دل نہیں لگتا تھا۔آپ کے کمرے میں ایک بڑی کھڑکی تھی جس سے منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک نظر آتی اور پانچوں اذانوں کی آوازیں آتیں، اس لیے یہ کھڑکی کھلی رکھتیں تاکہ سبھی اذانوں کی آوازیں کانوں میں پڑتی رہیں۔ جب آپ کو اپنی بیٹیوں کے پاس لندن اور فرانس جانے کے لیے کہا جاتا تو منع کر دیتیں کہ مجھے قادیان سے باہر نہیں جانا ہے، میرا دل قادیان کے علاوہ کہیں نہیں لگتا ہے۔

آپکو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص پیار تھا۔ایک بار مرزا حنیف احمد صاحب آپ سے ملنے آپ کے گھر آئے۔آپ نے اپنے خاندان کا ان سے ذکر کیا اور بڑی خوشی سے بتایا کہ آپا سارہ اہلیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب انکے ہاں بنارس آئیں تھیں تو انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔اس پر مرزا حنیف صاحب نے کہا آپ تو میری بہن ہیں۔ ساری زندگی آپ ان کیلئے دعا گو رہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا آپ سے خاص محبت و شفقت کا سلوک رہا۔وہ آپکی بہت عزت اور قدر کرتے تھے۔

ابھی رمضان کے مبارک ماہ میں اپنی نگرانی میں افطاری تیار کروا کر پڑوسیوں میں تقسیم کروائی۔22/ اگست کو اچانک طبیعت کچھ ناساز ہوئی تو امرتسر کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں علاج کیلئے لے جایا گیا۔ڈاکٹروں نے انفیکشن بتایا اور علاج شروع کیا۔آپ نے ایک روز قبل ہی بتا دیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے نہیں بچنا ہے۔یکم ستمبر 2017 بروز جمعہ رات 9 بجے بروز حج ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ موصیہ تھیں، مورخہ 2/ستمبر کو آپکی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔

آپکے جنازہ میں کثیر تعداد میں غیر مسلم احباب بھی تشریف لائے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔آپکی وفات کی خبریں صوبے کے اخبارات نے کافی تعداد میں شائع کیں۔

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15/ستمبر کے خطبہ جمعہ میں والدہ صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ ہے مکرمہ خورشید رقیہ صاحبہ کا جو مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے مرحوم درویش قادیان کی اہلیہ تھیں۔ یکم ستمبر 2017ء کو جمعہ اور حج اکبر کے دن بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مرزا کبیر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔ ان کے میاں دیہاتی مبلغ تھے جن کے ساتھ آپ کی شادی 1956ء میں ہوئی۔ میدان عمل میں ہر قسم کی تنگی ترشی اور نامساعد حالات میں اپنے شوہر کا پورا ساتھ دیا۔نہایت صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزاری۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، خلافت کی فدائی، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ ایم ٹی اے پر باقاعدہ میرے خطبات سنتی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی تلقین کرتی تھیں کہ ان کے خطبے ضرور سنا کرو۔طویل عرصہ تک یہ بیمار بھی رہیں۔ اور جماعت کی طرف سے علاج کی سہولت مہیا ہونے کے باوجود مدد نہیں لیتی تھیں۔آخری وقت تک بچوں کو یہی کہا کہ اپنے وسائل سے ہی زیادہ سے زیادہ علاج کروانے کی کوشش کرو۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ انکے ایک داماد جو ہیں وہ فرانس میں رہتے ہیں اور مراکو کے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور انکی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں، خاکسارہ سلیمہ شہناز اور ڈاکٹر عطیۃ القدوس اور دو بیٹے مکرم مقبول احمد گھنو کے جرنلسٹ اور مکرم منصور احمد گھنو کے، یادگار چھوڑے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو محترمہ والدہ صاحبہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالی انکے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 ستمبر 2017 بروز منگل 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم مبارک احمد صاحب (ابن مکرم شفیع محمد صاحب آف حیدرآباد، سندھ، حال نیومالڈن یو.کے)

30 اگست 2017 کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم شفیع محمد صاحب قادیان سے ہجرت کر کے کنری (سندھ) میں آباد ہوئے تھے۔ مرحوم نیک، دعاگو، ہمدرد اور بڑے ملنسار انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حافظہ خاتون صاحبہ (اُڈیشہ، انڈیا)

18 اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ وشاکرہ، قناعت پسند اور غریب پرور خاتون تھیں۔ کیرنگ (اُڈیشہ) میں لجنہ اماء اللہ کے متعدد عہدوں پر کام کے علاوہ لمبا عرصہ بحیثیت زونل صدر بھونیشور زون، خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے گہری محبت رکھتی تھیں۔ مرکزی نمائندگان کی بہت عزت کرتی تھیں۔ آپ کو بہت سے بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق بھی ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے مکرم مقصود احمد خان صاحب کو سلسلہ کیلئے وقف کیا اور وہ مربی بننے کے بعد آجکل ہفت روزہ بدر اُڑیہ کے نائب ایڈیٹر کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔ آپ کے تینوں داماد بھی واقفین زندگی مربیان ہیں۔

(2) مکرم خلیل احمد صاحب (ابن مکرم منشی محمد جمیل صاحب، محمود آباد سٹیٹ، کنری)

16 اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ثنا ارشد بنت مکرم خالد نبیل ارشد صاحب کا ہے جو عزیزم عمران دین ابن مکرم منیر دین صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

بچی نبیل ارشد صاحب کی بیٹی ہے۔ نبیل ارشد صاحب بچپن سے ہی، جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یہاں آئے، انہوں نے کافی خدمت کی، اب بھی خدمت کر رہے ہیں۔ اور بچی کے دادا عبدالباقی ارشد صاحب الشرکۃ الاسلامیہ کے چیئرمین بھی ہیں، ایک لمبے عرصہ سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

اسی طرح عمران دین، منیر دین صاحب کے بیٹے اور بابو عزیز دین صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ وہ 1918 میں یہاں آئے تھے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے جب تجارتی ملکوں کے دوروں پر ان کو یہاں بھجوایا تھا۔ یہاں یوکے میں رہنے والوں کا بہت پرانا خاندان ہے۔ دونوں طرف سے ہی خدا کے فضل سے جماعت کی خدمت کرنے والے یہ خاندان ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ نکاح بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور ان دونوں کو اور ان کی آئندہ نسلوں کو بھی اپنے باپ دادا کی طرح خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ عصمت شریف رانا بنت مکرم رانا عبدالسمیع صاحب کا ہے جو محمد ضیاء اللہ واقف نو ابن مکرم رانا احسان اللہ خانصاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ارم محمود بنت مکرم محمود احمد خان صاحب یوکے کا ہے جو عزیزم کاشف الیاس ابن مکرم محمد الیاس صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25 اگست 2017)

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
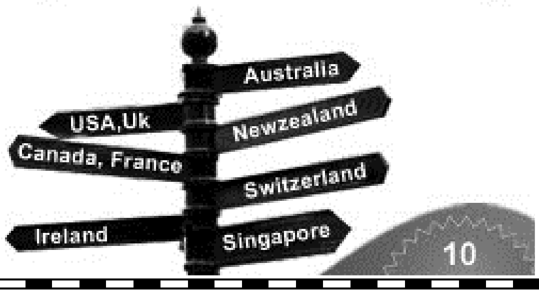

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8421: میں سی.وی.عطاالوہاب ولد مکرم سی.وی.عطاالرب صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال، پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن A/7B دیپک مارگ، موتی ڈونگری روڈ ڈاکخانہ جے پور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سی.وی.عطاالرب العبد: سی.وی.عطاالوہاب گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8422: میں عاسمہ بیگم زوجہ مکرم سید مزمل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن منشی خان والی گلی (لوہا خان) سول لائن ڈاکخانہ اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ناک کا ٹاپ 1 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 8 گرام، حق مہر: -/10,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمداز ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: عاصمہ بیگم گواہ: پیر محمد کاٹھات

مسل نمبر 8423: میں او.کے.ندا النصر زوجہ مکرم ایس.اے.عبد الرحیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن P&T)2F/121 کالونی) 4th/اسٹریٹ، 3rd/مائل ڈاکخانہ ٹوٹیکورین صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 مہر چین 72 گرام، 1 بڑی چین 50 گرام، 1 چھوٹی چین 10 گرام، 4 سیٹ کان کی بالیاں 44 گرام، 1 نکلس 26 گرام، 3 جوڑی کڑے 38 گرام، 4 انگوٹھیاں 8 گرام (کُل وزن 248 گرام 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جی.اے.بشریٰ شبنم الامۃ: او.کے.ندا النصر گواہ: آر.امۃ القدیر

مسل نمبر 8424: میں سلمہ بانو زوجہ مکرم سید حارث احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جون 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/70,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 43.560 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 124.100 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قریشی محمد رحمت اللہ الامۃ: سلمہ بانو گواہ: سید حارث احمد

مسل نمبر 8425: میں عارف احمد خان ولد مکرم صابر علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن الحق بلڈنگ 17-YMCA روڈ ڈاکخانہ ممبئ سینٹرل صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7080 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: عارف احمد خان گواہ: سید عبد الہادی کاشف

مسل نمبر 8426: میں طیب خان ولد مکرم ابراہیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن الحق بلڈنگ 17-YMCA روڈ ڈاکخانہ ممبئ سینٹرل صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: طیب خان گواہ: سید عبد الہادی کاشف

مسل نمبر 8427: میں Sajin Edappakath ولد مکرم T.Nizar صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دوبئ، مستقل پتا: Sajin Muzhathadam ضلع کنور صوبہ کرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/جولائی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار AED 10768 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز احمد العبد: Sajin Edappakath گواہ: محمد احمد

مسل نمبر 8428: میں سلطان احمد پی ولد مکرم سی.نذیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دوبئ، مستقل پتا: دار الحفیظ (نزد مدرسہ احمدیہ) کویوڈنچال ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/جون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار AED 2262 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء المحسن العبد: سلطان احمد پی گواہ: زاہد محمود

مسل نمبر 8429: میں ریما علی زوجہ مکرم نشاد شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دوبئ، مستقل پتا: بینہ محل ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پراپرٹی قیمت اندازاً 13 لاکھ روپئے، زیور طلائی: اندازاً 500 گرام، حق مہر: -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار AED 300 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیم سلام الامۃ: ریما علی گواہ: محمد علی

مسل نمبر 8430: میں شافنا شکور.کے.بی زوجہ مکرم ذوالفقار حسن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: UAE، مستقل پتا: ڈریم لینڈ، کارامبار، باچپے، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 نکلس 80 گرام، 3 جوڑی بالیاں 12 گرام، 2 جوڑی کڑے 24 گرام، 1 بریس لیٹ 8 گرام، 1 جوڑی کلائی کی چین 16 گرام، 4 انگوٹھیاں 16 گرام (کل وزن 156 گرام) (بشمول حق مہر بصورت زیور طلائی)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار AED 100 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہناز احمد الامۃ: شافنا شکور.کے.بی گواہ: کے.کے.بدر الدین

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
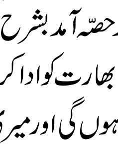
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

جماعتی رپورٹیں

ہفتہ قرآن کریم

☆ جماعت احمدیہ شاہ پور صوبہ کرناٹک میں مورخہ 10 تا 16/اگست 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ پہلا اجلاس مکرم محمد مصطفیٰ صاحب کے مکان پر صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ خاکسار نے کی۔ نظم عزیزم عبدالمالک کاشف، ہاشم احمد اور سرفراز احمد نے پڑھی۔ بعدہ صدر اجلاس نے جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح باقی دنوں میں بھی ہفتہ قرآن کریم کے تحت اجلاسات ہوئے جن میں تلاوت و نظم کے بعد قرآن کریم کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ (ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور، کرناٹک)

☆ جماعت احمدیہ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 12 تا 20/اگست 2017 ہفتہ قرآن کریم کے تحت حلقہ افضل گنج، فلک نما، سعید آباد، بشارت نگر اور بی بی بازار میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس مسجد الحمد سعید آباد میں امیر ضلع حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم فرحان احمد قریشی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم حمید احمد غوری صاحب، مکرم سیٹھ محمد عظمت اللہ صاحب امیر ضلع حیدرآباد، مکرم وسیم احمد صدیق صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ عزیز دانش احمد مشہود نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ بعض بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

لیکچر بعنوان امن اور محبت

مورخہ 13/اگست 2017 کو ہوٹل ILARK بھج صوبہ گجرات میں ''شری جگنّا تھ اُڈیہ سماج'' کا یوم تاسیس منایا گیا۔ اُڈیہ سماج کے پریذیڈنٹ رسا نندراوت صاحب نے خاکسار کو ''Peace and love'' کے موضوع پر ایک لیکچر دینے کی دعوت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے بزبان اُڈیہ یہ لیکچر دیا جس میں خاکسار نے حضرت کرشن جی مہاراج کی آمد ثانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی امن بخش تعلیم بیان کی۔ اس موقع پر حاضرین کو جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

(نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ، گجرات)

تقریب آمین

جماعت احمدیہ فیض آباد صوبہ یو۔ پی میں مورخہ 30/اگست 2017 کو بعد نماز عشا تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا۔ ہر بچے سے قرآن کریم کا ایک ایک رکوع سنا گیا۔ بعد ازاں خاکسار نے ''محمود کی آمین'' کے موضوع پر تقریر کی اور بعض تاریخی واقعات بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(محمد رفیق، مبلغ سلسلہ فیض آباد یو پی)

جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے ایک تبلیغی پروگرام

جماعت احمدیہ بنگلور صوبہ کرناٹک میں مورخہ 7/ستمبر 2017 کو ایک وفد نے جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم حشمت اللہ صاحب نائب امیر بنگلور، مکرم سید شارق مجید صاحب زعیم انصار اللہ بنگلور و مکرم ناصر احمد صاحب (RTO) سیکرٹری جائداد شامل تھے، ولسن گارڈن پولیس اسٹیشن جا کر سرکل انسپکٹر صاحب و پولیس محکمہ کے دیگر اہل کاروں سے مل کر انہیں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''ورلڈ کرائسس اینڈ پاتھ وے ٹو پیس'' اور ''لائف آف محمدؐ'' کا تحفہ پیش کیا۔ (میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جماعت ڈائمنڈ ہاربر میں عطیہ خون کیمپ کا انعقاد

مورخہ 7/ستمبر 2017 کو جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر میں عطیہ خون کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب صبح گیارہ بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب دیپک ہالدار صاحب MLA، مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع اور خاکسار نے عطیہ خون کی اہمیت اور ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے بعد احباب نے خون کا عطیہ دیا جن میں 40/احمدی مرد حضرات اور 8 خواتین کے علاوہ 4 غیر مسلم احباب نے بھی خون دیا۔

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ

مجلس انصار اللہ ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال نے مورخہ 10/ستمبر 2017 کو اپنا سالانہ اجتماع احمدیہ مشن ڈائمنڈ ہاربر میں منعقد کیا۔ صبح نو بجے دعا کے ساتھ ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ افتتاحی تقریب صبح گیارہ بجے مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع ڈائمنڈ ہاربر کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبدالصمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم عبدالمنان صاحب نے پڑھی۔ عہد انصار کے بعد خاکسار اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ بعدہ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس شام ساڑھے چار بجے مکرم طاہر محمود صاحب ناظم انصار اللہ ڈائمنڈ ہاربر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ کولکاتا نے احباب سے خطاب کیا۔ خاکسار نے شکریہ احباب کیا۔ آخر پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(قاضی طارق احمد، مبلغ انچارج ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ بنگال)

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 12-October-2017 Issue No. 41

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جو خدا تعالیٰ میں ہو کر مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے جو کوشش کرتے ہیں، اِس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صحیح دین کی تلاش کریں اسے پانے کی کوشش کریں وہ پھر ہدایت بھی پاتے ہیں، ایمان میں بھی بڑھتے ہیں، مزید ترقی بھی کرتے چلے جاتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 اکتوبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں وقتاً فوقتاً لوگوں کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ایسے واقعات سناتے رہا کریں کیونکہ یہ واقعات دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی بھی توجہ کھینچتے ہیں۔ نوجوانوں کی دینی اور روحانی حالت میں بہتری کا باعث بنتے ہی۔ خود ہماری حالتوں میں ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت جو ہے اور اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق ہمیں شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اور توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح بعض نومبائعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا جو خدا تعالیٰ میں ہو کر مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے۔ پس جو کوشش کرتے ہیں، اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صحیح دین کی تلاش کریں، اسے پانے کی کوشش کریں وہ پھر ہدایت بھی پاتے ہیں، ایمان میں بھی بڑھتے ہیں، مزید ترقی بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ ان کی بعض نیکیوں کی وجہ سے فضل فرماتا ہے اور ان کو راستہ دکھاتا ہے۔ پس جو واقعات ہم بیان کرتے ہیں وہ ایسے لوگوں کے ہی ایمان افروز واقعات ہیں جو اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح ہمیں صحیح راستہ ملے جن پر خاص اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے، ان کی کسی نیکی کی وجہ سے۔

حضور انور نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا: فرانس کی ایک خاتون آسیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ ایک دن انٹرنیٹ پر حسب معمول کچھ نئے چینلز کی تلاش میں تھی کہ مجھے حوار المباشر کا لنک مل گیا جہاں وفات مسیح کا مضمون چل رہا تھا اور میں ہر قسم کے شک وشبہ سے خالی اور یقین سے بھرے مہذب انداز اور قوی اور ناقابل تردید دلائل سن کر حیران رہ گئی۔ کہتی ہیں اس سے چند روز قبل میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک تاریک کنوئیں میں گرنے والی ہوں اور میں نے کنوئیں کی منڈیر کو دونوں ہاتھوں سے زور سے تھاما ہوا ہے اور ٹانگیں نیچے لٹک رہی ہیں۔ اچانک میں نے اوپر دیکھا تو مجھے تین چار سفید پرندے نظر آئے جن کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ وہ پرندے مجھے بچانے کی کوشش میں تھے۔ کہتی ہیں شروع میں تو مجھے اس خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن بعد میں علم ہوا کہ یہ تو حوار کے پینل کے ممبر ہیں جو پرندوں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں۔ میں نے جماعتی کتب خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کا فیصلہ کیا جن میں مجھے کوئی خلاف اسلام بات نظر نہیں آئی بلکہ اس کے برعکس میں نے آپ کی ذات اقدس میں اسلام، مسلمانوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری قوت کے ساتھ دفاع کرنے والا بطل جلیل نظر آیا جو ان کتب سے دشمنان اسلام پر اسلام کا رعب قائم فرماتا ہے۔ کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا اور بیعت کر لی۔

حضور انور نے فرمایا: نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات ہیں۔ عبدالقدوس صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ معلم زکریا ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں ایک دوست نے کہا کہ اس وقت لوگ کام کاج کے لئے گاؤں سے باہر ہیں آپ جمعہ کے دن آئیں تو لوگ یہاں موجود ہوں گے۔ چنانچہ جب معلم صاحب جمعہ کے دن دوبارہ گئے تو معلم صاحب نے مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو نوافل ادا کئے اور امام صاحب اور اس گاؤں کی کمیٹی کی اجازت سے تبلیغ شروع کی۔ معلم نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور امام مہدی کی آمد کے متعلق تقریر کی اور لوگ تقریر کے دوران اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے رہے۔ جب تبلیغ ختم ہوئی تو انکی مسجد کمیٹی کے صدر صاحب کہنے لگے کہ میں مسلمان پیدا ہوا ہوں مگر آج تک میں نے سورۃ فاتحہ کی اس طرح تفسیر نہیں سنی اگر جماعت احمدیہ کی یہی تعلیم ہے تو پھر میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں ہم اس جماعت کو قبول کرتے ہیں چنانچہ امام سمیت اس گاؤں کی مسلم تنظیم کے تمام افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کر لیا اور اس طرح ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں ہی ایک اور واقعہ اروشاریجن کا ہے۔ مربی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ سامے ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں کسوانی میں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ یہاں بار بار دورے کرنے کی توفیق ملی کثرت سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ جماعتی اخبارات اور کتب بھی اس گاؤں میں تقسیم کی گئیں جس کے نتیجہ میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بیعتیں ہونا شروع ہوگئی ہیں بلکہ باقاعدہ جماعت کا قیام ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد کے لئے پلاٹ خریدا جا رہا ہے اور مقامی افراد جماعت مسجد کی تعمیر کے لئے خود اینٹیں تیار کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ مخالفین جماعت کے خلاف انتشار پھیلانے اور بیہودگی کرنے لگ گئے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے انتظامیہ سے اجازت لے کر گاؤں میں مناظرے کا انتظام کیا۔ تمام گاؤں میں اعلان کروایا اور سنی مولوی صاحبان کو دعوت دی کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں تو آئیں اور سب کے سامنے بات کریں۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق مناظرہ منعقد ہوا اور بہت سے غیر احمدی لوگ اس میں شامل ہوئے لیکن سنی مولویوں میں سے کوئی بھی حاضر نہ ہوا۔ چنانچہ گاؤں کے لوگوں کو علم ہو گیا کہ مولویوں کے پاس انتشار پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

حضور انور نے ایک اور ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: دعائیں قبول کرنے کے نظارے اللہ تعالیٰ کس طرح دکھاتا ہے۔ انصر صاحب مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں آسیو میں دو سو بیعتیں ہوئی تھیں اب اس گاؤں میں ہر جمعہ اور منگل کو تربیتی کلاس ہوتی ہے۔ وہاں کے صدر صاحب کی بیٹی جو کسی دوسرے گاؤں میں رہتی تھی سخت بیمار ہوگئی اور بیماری کی وجہ سے جسم بالکل بے جان ہو گیا۔ لڑکی نے بولنا اور حرکت کرنا بند کر دیا تھا۔ اس لڑکی کو ہسپتال بھی لے کر گئے تھے لیکن کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا پھر مایوس ہو کر اس کو گھر واپس لے آئے۔ ایک مولوی کو بلایا جس نے لڑکی پر دم کیا اور اسکے بدلے اس نے چالیس ہزار فرانک اور ایک بکرا لیا لیکن لڑکی کو آرام نہ آیا۔ پھر ایک اور مولوی کو بلایا اس نے بھی اتنی بڑی رقم لی لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ کہتے ہیں مولویوں سے ہم مایوس ہو گئے تھے۔ ہم نے سوچا کہ اس نے مر جانا ہے پھر لڑکی کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آئے۔ چنانچہ جب لڑکی کو یہاں لے کر آئے تو لڑکی کے والد نے جماعت کو دعا کیلئے تحریک کی۔ مجھے بھی خط لکھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن کے بعد ہی اس لڑکی نے حرکت شروع کر دی اور اگلے روز شام تک بیماری مکمل طور پر اس کے جسم سے نکل گئی اور یہ کوئی شخص گمان نہیں کرتا تھا کہ زندہ بچے گی مگر اب اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ لڑکی کبھی بیمار بھی ہوئی تھی۔ تو یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔

ہندوستان کے نائب ناظر دعوت الی اللہ لکھتے ہیں کہ لکھیم پور شہر میں ایک دوست عبدالستار صاحب کے ساتھ رابطہ بحال ہو۔ اجب ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تو وہ مل کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ کرن پور گاؤں کے رہنے والے تھے ہماری پچاس بھیگے زمین تھی اچھا کاروبار تھا۔ ہم لوگ بارہ سال قبل بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن بیعت کے بعد ہماری اس قدر مخالفت ہوئی کہ مخالفین نے ہمارے گھر پر پتھراؤ کیا اور ہمارے گھروں سے ہمیں نکال دیا۔ میرے بیٹے کو مار مار کر زخمی کر دیا میری اہلیہ کا ہاتھ توڑ دیا۔ اس قدر مخالفت ہوئی کہ ہمیں مکان اور زمین اونے پونے فروخت کر کے وہاں سے نکلنا پڑا۔ سارا کاروبار تباہ ہو گیا ہم وہاں سے لکھیم پور شہر میں آئے اور ایک چھوٹے سے مکان میں منتقل ہو گئے لیکن مخالفین نے ہمارا پیچھا نہ چھوڑا، وہ یہاں بھی پہنچ گئے اور شہر کے مسلمانوں کو متنفر کر دیا۔ پورے شہر میں کوئی ایک مسلمان بھی ہم سے بات نہ کرتا تھا۔ آتے جاتے ہمیں تنگ کیا جاتا۔ اس دوران ہمارا جماعت سے رابطہ بھی منقطع ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان دکھایا کہ ہماری مخالفت میں پیش پیش رہنے والے بڑے مخالفین جو ایک بس میں سوار ہو کر کسی شادی پر جا رہے تھے کہ ان کی بس ریلوے پھاٹک پر پھنس گئی اور ٹرین سے ٹکرا گئی جس میں نتیجہ میں اٹھائیس لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور بچنے والے بھی پوری طرح زخمی ہو گئے۔ لاشوں کا اس قدر برا حال تھا کہ پہچانی ہی نہیں جاتی تھیں۔ دور دور تک جسم کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔ مخالفین میں سے ایک ایک گھر سے نو نو لاشیں نکلیں۔ جب ہمیں اس واقعہ کا پتا چلا تو ہم زخمیوں سے ملنے ہسپتال گئے۔ اس وقت مخالفین کے رشتہ دار شرم کے مارے ہم سے منہ چھپانے لگے۔ اس حادثے کے بعد لکھیم پور شہر کی بڑی مسجد کے ایک مولوی نے ان مخالفین کو جو بچ گئے تھے اور عبدالستار صاحب کی فیملی کو مسجد میں بلایا۔ مولوی صاحب نے مخالفین سے کہا کہ آپ لوگ ان احمدیوں سے معافی مانگیں اور انکی مخالفت چھوڑ دیں۔ آپ لوگوں نے جو ان سے قطع تعلق کیا ہوا ہے وہ بھی ختم کریں۔ چنانچہ اس حادثے کے بعد مخالفت بالکل ٹھنڈی پڑ گئی۔ کہتے ہیں کہ ہمارا جماعت سے رابطہ ٹوٹا ہوا تھا مگر دل سے احمدی ہی تھے۔ چنانچہ اس رابطے کی بحالی پر بڑے خوش ہوئے اور تجدید بیعت کی ان سب نے۔ تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے جو ایک دفعہ احمدی ہوتے ہیں اور حقیقت میں سمجھ کے احمدی ہوتے ہیں انکے پھر ایمانوں میں مضبوطی بھی عطا فرماتا ہے۔

نومبائعین پر ظلم اور پھر بھی ایمان پر قائم رہنے کی ایک مثال میں نے بیان کی۔ اسی طرح ایک اور مثال ہے۔ یو۔ پی کے ایک گاؤں کی کہ وہاں سارے گاؤں نے بیعت کی تھی لیکن بعد میں شدید مخالفت کی وجہ سے پورا گاؤں پیچھے ہٹ گیا تھا لیکن ایک دوست محمد حنیف صاحب احمدیت پر قائم رہے۔ مخالفین نے ان کی بہت مخالفت کی مگر انہوں نے اپنے ایمان کو بچائے رکھا۔ اسی مخالفت کے دوران حنیف صاحب کا بیٹا وفات پا گیا۔ مخالفین نے ان کے بیٹے کو قبرستان میں دفنائے جانے اور جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا اور ان سے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو تبھی ہم تمہارے بیٹے کا جنازہ پڑھیں گے اور قبرستان میں دفنانے کی اجازت دیں گے۔ لیکن حنیف صاحب مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جنازہ پڑھ کر اپنے بیٹے کو اپنے ہی مکان میں دفن کر دیا۔ چنانچہ جب ان کا جماعت سے رابطہ بحال ہوا تو مل کر آبدیدہ ہو گئے اور مع فیملی تجدید بیعت کی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے مرکز سے رابطہ کیوں نہیں کیا تو کہنے لگے کہ لوگوں نے ہمیں بتایا تھا کہ قادیانیوں کا مرکز تو جو لکھنؤ میں تھا وہ تو اجڑ گیا ہے ان کا مدرسہ بھی بند ہو گیا ہے، کوئی نہیں رہا اور قادیان کا رابطہ ہمارے پاس تھا نہیں۔ لیکن اس کے باوجود جو ایمان میں مضبوطی تھی وہ قائم رہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی تھی، ہدایت پے قائم رکھا۔ جو کسی مقصد کے لئے احمدی ہوئے تھے، بیعتیں کی تھیں وہ سارے پھر گئے اور جماعت چھوڑ دی۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول احمدیت کے کئی ایک ایمان افروز واقعات بیان کئے اور آخر پر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ پیغام پہنچائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پہنچانے کیلئے ہمیں کہا ہے اسکو پہنچانے والے بن سکیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad